اسپورٹس مین شپ جیسی صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں۔ اجتماعی اور گروہی کھیل کھیلنے سے باہمی جذبۂ تعاون اور تنظیمی جذبہ پروان چڑھتا ہے اور قائدانہ صلاحیتوں کی نشو ونما ہوتی ہے۔

۷ء۲ کھیلوں کی قسمیں

کھیلوں کی دو قسمیں ہیں؛ نشستی کھیل اور میدانی کھیل۔

نشستی کھیل : نشستی کھیل یعنی بیٹھ کر کھیلے جانے والے کھیل مثلاً شطرنج، تاش، کیرم، لوڈو، سانپ سیڑھی، چوسر وغیرہ۔ یہ کہیں بھی بیٹھ کر کھیلے جاسکتے ہیں۔ ساگر گوٹی نامی کھیل لڑکیاں کثرت سے کھیلتی ہیں۔ چھوٹی لڑکیاں بھاتُکلی کھیل کھیلتی ہیں۔ خصوصاً 'گڑیا کی شادی' نامی کھیل سب کے لیے گھریلو راحت و مسرت کا کھیل ہوتا ہے۔

شطرنج

میدانی کھیل : میدانی کھیلوں کی دو قسمیں ہیں، ملکی اور غیر ملکی۔ ملکی کھیلوں میں لنگڑی، کبڈی، آٹیا پاٹیا، کھوکھو وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔

کبڈی

گوٹیاں، لگوری، گلی ڈنڈا، بھنگری، لٹّو، لنگڑی جیسے کھیل لڑکے لڑکیوں میں بہت مشہور ہیں۔

لنگڑی

کیا آپ جانتے ہیں؟

جھانسی کی رانی لکشمی بائی کا روزمرہ کا معمول :

''بائی صاحب کو اپنی صحت وتندرستی کا بہت شوق تھا۔ صبح سویرے اُٹھ کر ملکھامب کی ورزش کے بعد گھڑسواری اور پھر ہاتھی کی سواری کر کے یومیہ چار چمچے مقوّی خوراک کا استعمال اور دودھ پینے کے بعد غسل کرتی تھیں۔''

(وِشنو بھٹ گوڈسے کی مراٹھی کتاب 'ماجھا پرواس' سے ترجمہ)

غیر ملکی میدانی کھیلوں میں بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، ہاکی، کرکٹ، فٹ بال، گولف، پولو وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔

میدانی کھیلوں میں دوڑ کے مقابلے دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ اس میں ۱۰۰ میٹر، ۲۰۰ میٹر، میراتھن اور رکاوٹ دوڑ کے مقابلوں کا شمار ہوتا ہے۔

ٹیبل ٹینس

فٹ بال

جسمانی مہارت پر مبنی میدانی کھیلوں میں گولا پھینک، تھالی پھینک، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، پانی کے کھیلوں میں تیراکی، واٹر پولو، کشتی رانی اور جسمانی ورزش کے کھیلوں میں ملکھامب، رسّی ملکھامب، جمناسٹک وغیرہ کا شمار کیا جاتا ہے۔

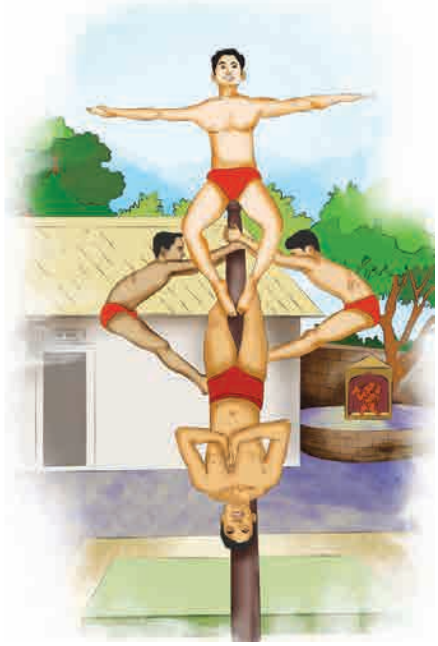

ملکھامب

کیا آپ جانتے ہیں؟

محترمہ منیشا باٹھے کی تحقیق کے مطابق ستونی ورزش (ملکھامب) اور اس کی گرفت کے طریقوں کے تخلیق کار پیشوا دورِ حکومت کے استادِ علومِ ستونی ورزش (مل وِدّیا گرو) باڑمبھٹ دیودھر ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے ورزش کی یہ قسم درختوں پر بندروں کے کھیل دیکھ کر تیار کی۔

اسکیٹنگ

مہماتی کھیل : برفیلے علاقوں میں اسکیٹنگ اور اسکینگ (skiing) (پھسلنے کا مقابلہ)، آئس ہاکی مشہور کھیل ہیں۔ مہماتی اور رونگٹے کھڑے کردینے والے کھیلوں میں کوہ پیمائی، گلائیڈنگ، موٹر سائیکل اور موٹر کار دوڑ کا شمار ہوتا ہے۔

آیئے، تلاش کریں۔

اساتذہ، سرپرست اور انٹرنیٹ کی مدد سے کشتی کے ماہر کھاشابا جادھو، ماروتی مانے، بھارت رتن سچن تنڈولکر کی زندگیوں سے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔

کھیلوں کے مقابلے : کھیلوں کے مقابلوں کو دنیا بھر میں مقبولیت حاصل ہے۔ اولمپک، ایشیاڈ، معذوروں کے اولمپک، کرکٹ عالمی کپ مقابلے، ہاکی، کشتی، شطرنج وغیرہ کے مقابلے عالمی سطح پر منعقد ہوتے ہیں۔ اپنے ملک میں ہاکی اور کرکٹ نہایت مقبول کھیل ہیں۔ ان کھیلوں کے مقامی، شہری، تعلقہ جاتی،

کرکٹ

ضلعی، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر مقابلوں میں شہرت یافتہ کھلاڑیوں کو اسی شعبے میں بہت اچھا کریئر اختیار کرنے کے مواقع دستیاب ہوتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

میجر دھیان چند بھارتی ہاکی کے کھلاڑی اور کپتان تھے۔ ان کی کپتانی میں ۱۹۳۶ء میں بھارتی ہاکی ٹیم نے برلن میں منعقدہ اولمپک میں گولڈ میڈل جیتا۔ اس سے پہلے ۱۹۲۸ء اور ۱۹۳۲ء میں بھی بھارتی ہاکی ٹیم نے گولڈ میڈل جیتے تھے۔ اس وقت دھیان چند بھارتی ہاکی ٹیم کے رکن تھے۔ ان کے یومِ پیدائش ۲۹ر اگست کو ’قومی کھیل دن‘ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ انھیں ’ہاکی کا جادوگر‘ کہا جاتا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں ہاکی کے شعبے میں ان کے کارناموں کے اعتراف میں انھیں ’پدم بھوشن‘ اعزاز سے نوازا گیا۔

۷ء۳ کھیلوں کی عالم کاری

بیسویں اکیسویں صدی میں کھیلوں کی عالم کاری ہوئی۔ اولمپک، ایشیاڈ، برطانوی دولت مشترکہ، ومبلڈن جیسے مقابلوں میں کھیلے جانے والے کھیل، کرکٹ، فٹ بال، لان ٹینس وغیرہ مقابلوں کی راست نشریات دوردرشن اور دیگر چینلوں کے ذریعے دنیا بھر میں ایک ہی وقت میں کی جاتی ہے۔ جو ممالک ان کھیلوں میں شریک نہیں ہوتے ان ممالک کے بھی ناظرین ان کھیلوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ مثلاً کرکٹ عالمی کپ ٹورنمنٹ میں بھارت کے آخری مقابلے میں پہنچنے پر دنیا بھر کے ناظرین نے یہ مقابلہ دیکھا ہے۔ دنیا بھر کے ناظرین نے کھیل کی معیشت ہی بدل دی ہے۔ شوقین کھلاڑی سیکھنے کے لیے مقابلے دیکھتے ہیں۔ ناظرین تفریح کے لیے دیکھتے ہیں۔ کمپنیاں اشتہارات کے مواقع کے لیے مقابلوں پر نظر رکھتی ہیں۔ ناظرین کی تفہیم کے لیے سبکدوش کھلاڑی مقابلوں کے متعلق تبصرے اور تجزیے کرتے ہیں۔

۷ء۴ کھیلوں کے وسائل اور کھلونے

چھوٹے بچوں کی تفریح اور تعلیم کے لیے جو مختلف رنگ برنگے وسائل اور آلات ہوتے ہیں انھیں کھلونا کہتے ہیں۔ آثارِ قدیمہ کی کھدائی کے دوران مٹی سے بنائے ہوئے کھلونے دستیاب ہوئے ہیں۔ یہ کھلونے سانچے یا ہاتھ سے تیار کیے جاتے تھے۔

زمانۂ قدیم کے بھارتی ادب میں گڑیوں کا ذکر ملتا ہے۔ شدرک کے ایک ڈرامے کا نام ’مرچھکٹِک‘ ہے جس کا مطلب ہے ’مٹی کی گاڑی‘۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

’کتھاسرت ساگر‘ نامی کتاب میں متعدد دلچسپ کھیل اور کھلونوں کا ذکر آیا ہے۔ اس میں اُڑنے والی لکڑی کی گڑیوں کا ذکر بھی ہے۔ یہ گڑیاں بٹن دبانے پر اونچی اُڑتی تھیں، کچھ ناچتی تھیں اور کچھ آوازیں کرتی تھیں۔

آیئے، تلاش کریں۔

پہلے بھارت کے کئی حصوں میں لکڑی کی گڑیاں بنائی جاتی تھیں۔ مہاراشٹر میں ’ٹھکی‘ کے نام سے مشہور لکڑی کی رنگین گڑیاں تیار کی جاتی تھیں۔

اس طرح کی لکڑی کی گڑیاں بنانے کی روایت بھارت کے مزید کن علاقوں میں تھی یا ہے معلوم کریں گے۔

یہ بھی معلوم کریں گے کہ ان علاقوں میں ان گڑیوں کو کیا نام دیے گئے ہیں۔

۷ء۵ کھلونے اور تاریخ

کھیلوں کے ذریعے تاریخ اور ٹکنالوجی کی ترقی پر روشنی پڑتی ہے۔ مذہبی اور تہذیبی روایات کا فہم پیدا ہوتا ہے۔ مہاراشٹر میں

دیوالی کے تہوار پر مٹی کے قلعے تیار کرنے کا رواج ہے۔ ان مٹی کے قلعوں پر شیواجی مہاراج اور ان کے معاونین کی مورتیاں رکھی جاتی ہیں۔ مہاراشٹر میں قلعوں کے ذریعے وقوع پذیر تاریخ کو یاد کیا جاتا ہے۔

اٹلی کے شہر پامپئی میں آثارِ قدیمہ کی کھدائی کے دوران ایک بھارتی ہاتھی دانت سے تیار شدہ گڑیا دستیاب ہوئی۔ مؤرّخین کا اندازہ ہے کہ یہ گڑیا پہلی صدی عیسوی کی ہوسکتی ہے۔ اسی سے بھارت اور روم کے درمیان قدیم تعلقات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح سے آثارِ قدیمہ کی کھدائی میں دستیاب کھلونے زمانۂ قدیم میں مختلف ممالک کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔

۷ء۶ کھیل، ادب اور سنیما

کھیلوں سے متعلق ادب علم کی ایک نئی شاخ ہے۔ کھیلوں سے متعلق کتابیں اور لغات از سرِنو تیار ہورہی ہیں۔ مراٹھی زبان میں ملکھامب ورزش کی تاریخ شائع ہوئی ہے۔ 'ورزش' کے عنوان پر لغت بھی دستیاب ہے۔ کھیل کے موضوع پر جاری کیا گیا رسالہ 'شٹکار' بہت مشہور ہوا تھا۔ کھیل کے موضوع پر انگریزی میں وافر مقدار میں وسائل دستیاب ہیں۔ مختلف ٹیلی وژن چینل کھیل کے خصوصی پروگرام نشر کرتے ہیں۔

فی زمانہ 'کھیل' اور کھلاڑیوں کی زندگیوں پر کچھ ہندی اور انگریزی فلمیں بنائی گئی ہیں مثلاً میری کوم اور دنگل۔ اولمپک میں کانسے کا میڈل حاصل کرنے والی پہلی خاتون باکسر میری کوم اور پہلی خاتون کشتی کھلاڑی پھوگٹ بہنوں کی زندگیوں پر یہ فلمیں بنائی گئی ہیں۔

فلم بناتے وقت کہانی کا زمانہ، اس زمانے کی زبان، پہناوا، عام گزر بسر وغیرہ کا گہرا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ان سب کا گہرائی سے مطالعہ کرنا تاریخ کے طالب علم کے لیے لازمی ہے۔ لغات اور اخبارات یا دیگر جگہوں پر کھیل کے موضوع پر لکھتے وقت کھیلوں کی تاریخ کا علم ہونا ضروری ہے۔

۷ء۷ کھیل اور روزگار کے مواقع

کھیل اور تاریخ اگرچہ ایک دوسرے سے الگ نظر آتے ہیں لیکن ان کا باہمی تعلق قریبی نوعیت کا ہے۔ تاریخ کے طلبہ کو کھیل کے شعبے میں بہت سے مواقع دستیاب ہیں۔ اولمپک یا ایشیاڈ مقابلے یا پھر کسی بھی نوعیت کے قومی و بین الاقوامی مقابلوں کے حوالے سے تحریر، تبصرہ کرنے کے لیے تاریخ کے واقف کاروں کا تعاون حاصل کرنا ہوتا ہے۔

کھیلوں کے مقابلوں کے دوران ان کے متعلق تجزیاتی کمنٹری کے لیے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان ماہرین کو کھیل کی تاریخ، پچھلے اعداد و شمار، ریکارڈ، شہرت یافتہ کھلاڑی، کھیل کے متعلق تاریخی یادیں جیسی باتوں کی معلومات دینا ضروری ہوتا ہے جس کے لیے تاریخ بہت کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

ٹیلی وژن پر ہاکی، کرکٹ، فٹ بال، کبڈی، شطرنج وغیرہ کھیلوں کے مقابلوں کی راست نشریات جاری رہتی ہے۔ مختلف چینلوں کی وجہ سے کھیلوں کے متعلق اندراج رکھنے والوں کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ کھیلوں سے متعلق چینل چوبیسوں گھنٹے جاری رہتے ہیں جس کی وجہ سے اس شعبے میں روزگار کے بہت سے مواقع دستیاب ہیں۔

کھیلوں کے مقابلوں میں ریفری کی ضرورت ہوتی ہے۔ ریفری کی حیثیت سے تقرر کے لیے اہلیتی امتحان منعقد ہوتے ہیں۔ اہلیتی امتحان پاس کرنے والے ریفری کو ضلعی، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر کام کرنے کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ سرکاری اور نجی سطحوں سے کھیلوں کو فروغ دینے کی کوشش جاری ہے۔ کھلاڑیوں کے لیے وظیفوں کے انتظامات کیے گئے ہیں۔ سرکاری اور نجی اداروں میں کھلاڑیوں کے لیے نشستیں محفوظ ہوتی ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مراٹھی زبان میں کرکٹ مقابلوں کی کمنٹری پہلے بال ج۔ پنڈت کیا کرتے تھے۔ آکاش وانی پر ان کی کمنٹری سننے کے لیے لوگ ہمہ تن گوش رہتے تھے۔ کمنٹری کرتے وقت بال پنڈت اس میدان کی تاریخ، کھلاڑیوں کی تاریخ، کھیل سے متعلق یادیں اور قائم شدہ ریکارڈ کے بارے میں معلومات دیتے تھے۔ ان کو کھیل اور کھیلوں کی تاریخ کا بہتر علم ہونے کی وجہ سے ان کی کمنٹری بڑی دلچسپ ہوا کرتی تھی۔

مشق

(١) (الف) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان مکمل کیجیے۔

١۔ اولمپک مقابلوں کی روایت .... سے شروع ہوئی۔

(الف) یونان (ب) روم

(ج) بھارت (د) چین

٢۔ مہاراشٹر میں تیار ہونے والی لکڑی کی گڑیا کو .... کہتے ہیں۔

(الف) ٹھکی (ب) کالی چنڈیکا

(ج) گنگاوتی (د) چمپاوتی

(ب) درج ذیل غلط جوڑی کو درست کرکے دوبارہ لکھیے۔

١۔ ملکھامب - جسمانی ورزش کے کھیل

٢۔ واٹر پولو - پانی میں کھیل

٣۔ اسکیٹنگ - مہماتی کھیل

٤۔ شطرنج - میدانی کھیل

(٢) نوٹ لکھیے۔

١۔ کھلونے اور میلہ

٢۔ کھیل اور سنیما

(٣) درج ذیل بیانات کی وجوہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

١۔ دورِ حاضر میں کھیلوں کی معیشت بدل گئی ہے۔

٢۔ کھلونوں کے ذریعے تاریخ پر روشنی پڑتی ہے۔

(٤) درج ذیل سوالوں کے ٢٥ تا ٣٠ الفاظ میں جواب لکھیے۔

١۔ کھیلوں کی اہمیت واضح کیجیے۔

٢۔ کھیلوں سے روزگار کے مواقع کس طرح فراہم ہوتے ہیں؟

(٥) درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

١۔ بھارت میں کھیل کے ادب کے متعلق تاریخی معلومات لکھیے۔

٢۔ کھیل اور تاریخ کے مابین فرق واضح کیجیے۔

٣۔ میدانی کھیل اور نشستی کھیل کے مابین فرق واضح کیجیے۔

سرگرمی

١۔ آپ کا پسندیدہ کھیل اور اس کھیل سے وابستہ کھلاڑی کی معلومات حاصل کیجیے۔

٢۔ کھلاڑیوں پر کتابیں/ ڈاکیومنٹری/فلم دیکھ کر کھلاڑیوں کی محنت اور مشقت پر تبصرہ کیجیے۔

3YHLZ8

۸۔ سیّاحت اور تاریخ

۸ء۱ سیاحت کی روایت
۸ء۲ سیاحت کی قسمیں
۸ء۳ سیاحت کا فروغ
۸ء۴ تاریخی مقامات کی نگہداشت اور تحفظ
۸ء۵ سیاحت اور مسافرنوازی شعبے میں روزگار کے مواقع

۸ء۱ سیاحت کی روایت

اپنے ملک میں سیاحت کی روایت قدیم زمانے سے موجود ہے۔ مذہبی مقامات کی سیر، میلوں کی سیر، حصولِ علم کے لیے دور دراز علاقوں کا سفر، تجارتی سفر وغیرہ کے ضمن میں پہلے زمانے میں لوگ سیاحت پر نکلتے تھے۔ مختصراً یہ کہ انسان کو قدیم زمانے سے ہی سفر کرنا پسند ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بدھ ادب میں مذکور ہے کہ خود گوتم بدھ نے عوام کی اصلاح کے لیے بہت سے شہروں کا سفر کیا ہے۔ بدھ بھکّوؤں کے لیے مسلسل سفر کرتے رہنا ضروری ہوتا تھا۔ اسی طرح جَین مُنی اور سادھو بھی مسلسل سفر کرتے رہتے تھے۔

۶۳۰ء میں چینی سیاح ہیوآن شوانگ چین سے بھارت آئے تھے۔ عہدِ وسطیٰ میں سنت نام دیو، سنت ایکناتھ، گرو نانک دیو، رام داس سوامی جیسے سنت ملک بھر سفر کرتے تھے۔

سیاحت : کسی خاص مقصد کے تحت کسی دور دراز کے مقام کی سیر کے لیے اختیار کیے گئے سفر کو سیاحت کہتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

دنیا کے پہلے دریافت کنندہ یورپی سیاح کے طور پر بنجامین ٹیوڈیلا مشہور ہیں۔ ان کا جنم اسپین میں ہوا تھا۔ ۱۱۵۹ء سے ۱۱۷۳ء کے درمیان انھوں نے فرانس، جرمنی، اٹلی، یونان، شام، عرب، مصر، عراق، ایران، بھارت اور چین کے سفر کیے۔ انھوں نے اپنے سفر کے تجربات روزنامچے کی شکل میں قلمبند کیے ہیں۔ یہ روزنامچہ تاریخ کا ایک اہم دستاویز ہے۔

مارکو پولو : تیرھویں صدی عیسوی میں مارکو پولو نامی اطالوی سیاح نے برِ اعظم ایشیا خصوصاً چین کو دنیا سے متعارف کروایا۔ وہ سترہ سال چین میں رہے۔ ایشیا کی طبعی ساخت، سماجی زندگی، ادبی و تہذیبی زندگی اور تجارت سے دنیا کو متعارف کرایا۔ اسی سے یورپ اور ایشیا کے مابین تعلقات اور تجارت کا آغاز ہوا۔

ابنِ بطوطہ : ابنِ بطوطہ اسلامی دنیا کا طویل ترین سفر کرنے والے چودھویں صدی عیسوی کے مشہور سیاح ہیں۔ وہ تیس برسوں تک دنیا گھومتے رہے۔ ''ایک ہی راستے سے دوبارہ سفر نہ کرنا'' ابنِ بطوطہ کا عزم تھا۔ عہدِ وسطیٰ کی تاریخ اور سماجی زندگی سمجھنے کے لیے ابنِ بطوطہ کے سفرنامے کا مطالعہ نہایت کارآمد ہے۔

گیرہارٹ مرکیٹر : سولھویں صدی عیسوی میں دنیا کا نقشہ اور زمین کا گلوب بنانے والے پہلے نقشہ نویس کے طور پر گیرہارٹ مرکیٹر کو شہرت حاصل ہے۔ اس کی وجہ سے یورپ کی تحقیقاتی مہمیں تیز گام ہوئیں۔

اُنیسویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں تھامس کک نے ۶۰۰ ؍لوگوں پر مشتمل جماعت کی لیسٹر سے لاف بروتک ریلوے سیر کا اہتمام کیا۔ انھوں نے پورے یورپ کی عالیشان دائروی سیر کا کامیاب طریقے سے انعقاد کیا۔ کک نے ہی سیاحت کی ٹکٹیں بیچنے کی ایجنسی کا کاروبار شروع کیا۔ یہیں سے جدید سیاحت کے دور کا آغاز ہوا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مذہبی سیاحت کے لیے ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پیدل سفر کرنے کی روایت بھارت میں پہلے ہی سے موجود تھی۔ مہاراشٹر سے شمال کی سمت ایودھیا تک اور وہاں سے دوبارہ مہاراشٹر تک کے سفر کا بیان وشنو بھٹ گوڈسے نے قلم بند کر رکھا ہے۔ ان کے سفرنامے کا نام 'میرا سفر' ہے۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ وشنو بھٹ نے یہ سفر ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے دوران کیا تھا۔ جنگ کے متعلق بہت ساری باتوں کے وہ خود گواہ تھے۔ اس کی وجہ سے جنگ اور خصوصاً رانی لکشمی بائی کی زندگی کے متعلق بہت ساری تفصیلات ہمیں معلوم ہوتی ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ہمیں اٹھارہویں صدی عیسوی کی مراٹھی زبان کی نوعیت کا بھی علم ہوتا ہے۔ یہ کتاب معاصر تاریخ کا ایک ماخذ ہے۔

۲ء۸ سیاحت کی قسمیں

جدید دور میں سیاحت آزادانہ طور پر مقامی، بین ریاستی، قومی اور بین الاقوامی پیشہ بن چکا ہے۔ سیاحت کی ترغیبات میں ملکی اور غیر ملکی قدیم عمارتیں، تاریخی شہرت یافتہ اور قدرتی نظاروں سے مالامال مقامات، قدیم فنکارانہ مصنوعات کے مراکز، مذہبی مقامات، صنعتی اور دیگر منصوبوں کا جائزہ لینا وغیرہ شامل ہیں۔ قدرتی اور مصنوعی چیزوں کی دلکشی اور عظمت کا ازخود مشاہدہ کرنے کی خواہش دنیا بھر کے سیاحوں کو ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے برفانی چوٹیاں، سمندری ساحل، گھنے جنگلات جیسے مخدوش علاقے سیاحت میں شامل ہوئے۔ ان پر سمعی و بصری تشہیری ذرائع ابلاغ کی مدد سے پروگرام تیار ہونے لگے۔ سیاحت کی قسموں میں عموماً مقامی، بین ریاستی، بین الاقوامی، مذہبی، تاریخی، طبّی، سائنسی، زرعی، اتفاقی، کھیل وغیرہ شامل ہیں۔

مقامی اور بین ریاستی سیاحت : یہ سفر بہت آسان ہوتا ہے۔ ملکی سطح پر ہونے کی وجہ سے اس میں زبان، رواج، دستاویزی خانہ پُری وغیرہ کی زیادہ دشواری نہیں ہوتی۔ خاص بات یہ ہے کہ ہم اپنی سہولت سے اس کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں۔

بین الاقوامی سیاحت : آبی جہاز، ہوائی جہاز اور ریلوے کی وجہ سے بین الاقوامی سیاحت پہلے سے زیادہ آسان ہوگئی ہے۔ آبی جہازوں کے ذریعے سمندری ساحلوں پر واقع ممالک جوڑ دیے گئے ہیں۔ ریلوے کی پٹریوں نے تمام یورپ کو جوڑ دیا ہے۔ ہوائی جہاز کی وجہ سے دنیا قریب ترین ہوگئی ہے۔ معاشی وسعت کے بعد بھارت سے غیر ممالک جانے والوں کی اور غیرممالک سے بھارت آنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اعلیٰ تعلیم، تفریح، مقامات کی سیر، پیشہ ورانہ کام (میٹنگیں، کانفرنسیں وغیرہ) فلم سازی جیسے کاموں کے لیے ملکی اور غیر ملکی سیاحت کا تناسب بڑھ گیا ہے۔

تاریخی سیاحت : عالمی سیاحت کی یہ ایک اہم قسم ہے۔ تاریخ کے متعلق لوگوں کے تجسّس کو دیکھتے ہوئے تاریخی سیاحتی سیر کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ مہاراشٹر میں چھترپتی شیواجی مہاراج سے متعلق قلعوں کے محقق گوپال نیل کنٹھ دانڈیکر قلعوں کی سیاحت کا انعقاد کرتے تھے۔ بھارتی سطح پر راجستھانی قلعے، مہاتما گاندھی اور آچاریہ ونوبا بھاوے سے متعلق آشرم، ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی سے متعلق مقامات وغیرہ جیسے تاریخی مقامات کی

سیر کی منصوبہ بندی بھی کی جاتی ہے۔

جغرافیائی سیاحت : اس میں مختلف جغرافیائی خصوصیات کے مشاہدے کے لیے سیاحت کی جاتی ہے۔ مامن (جنگلات)، ویلی آف فلاورز (پھولوں کی وادی - اُتراکھنڈ)، سمندری ساحل، جغرافیائی خصوصیات رکھنے والے مقامات (مثلاً لونار جھیل، نگھوج میں رانجن کھڑگے) وغیرہ کا شمار جغرافیائی سیاحت میں ہوتا ہے۔ اس میں بہت سے مقامات پر قدرتی مناظر کا مشاہدہ کرنے کی خواہش اور تجسّس کے ساتھ بہت سارے سیاح ان مقامات کی سیر کرتے ہیں۔

ویلی آف فلاورز

یہ جان لیجیے۔

دنیا بھر کے مختلف سماج کے لوگ مختلف مقامات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں رائج دیومالائی کہانیاں اور ان کہانیوں سے وابستہ جغرافیائی مقامات کی وجہ سے ان میں یکجہتی کا جذبہ قائم رہتا ہے۔ ان مقامات کی سیر بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ اسی سے مذہبی سیاحت کا آغاز ہوتا ہے مثلاً چار دھام، بارہ جیوتر لنگ۔ اکثر مقامات پر لوگوں کے سہولت بخش انتظام کی خاطر اہلیابائی ہولکر نے اپنی ذاتی ملکیت سے عوامی فلاح کے کام کیے ہیں۔

طبّی سیاحت : مغربی لوگوں کی رائے میں بھارت میں طبّی خدمات اور سہولیات معیاری ہیں جس کی وجہ سے غیر ملکی لوگ بھارت آنے لگے ہیں۔ بھارت میں وافر مقدار میں شمسی روشنی میسر ہوتی ہے جس سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے دنیا بھر سے لوگ بھارت آتے ہیں۔ یوگا کی تعلیم اور آیورویدک معالجے کے لیے بھی غیر ملکی سیاح بھارت آتے ہیں۔

زرعی سیاحت : شہروں میں پلے بڑھے اور زراعت سے ناواقف لوگوں کے لیے سیاحت کی قسم 'زرعی سیاحت' دورِ حاضر میں بہت تیزی سے ارتقا پذیر ہے۔ حالیہ زمانے میں کاشتکار دور دراز واقع زرعی تحقیقی مراکز، زرعی یونیورسٹی، زراعت کے شعبے میں نئے تجربات کی روشنی میں نئی تکنیک پر عمل درآمد کرنے والے اسرائیل جیسے ممالک وغیرہ مقامات کی سیاحت کرنے لگے ہیں تاکہ زراعت کی جدید ترین ٹکنالوجی کی معلومات حاصل کرسکیں۔

کھیل سیاحت : بیسویں صدی میں 'کھیل سیاحت' کو فروغ حاصل ہوا۔ عالمی سطح پر اولمپک، ومبلڈن اور شطرنج کے عالمی مقابلے، بین الاقوامی کرکٹ مقابلوں کے علاوہ ملکی سطح پر ہمالیہ کار ریلی اور مہاراشٹر میں ریاستی سطح پر 'کیسری کُشتی' کے مقابلے ہوتے ہیں۔ اس طرح کے مقابلے دیکھنے کے لیے سفر کرنے کو کھیل سیاحت کہا جاتا ہے۔

اتفاقی سیاحت : انسان سیر سپاٹے اور سیاحت کے لیے بہانے ڈھونڈتا ہے۔ آج اکیسویں صدی میں سیاحت کے بہت سارے مواقع دستیاب ہیں مثلاً دنیا بھر کے مختلف ممالک میں منعقد کی جانے والی فلمی تقریبات (فلم فیسٹیول)، کانفرنسیں، بین الاقوامی کتاب میلے وغیرہ۔ ان وجوہات کے پیشِ نظر لوگ مختلف مقامات کا سفر کرتے ہیں۔ مہاراشٹر کے ادب نواز لوگ بھی ہر سال منعقد ہونے والے آل انڈیا مراٹھی ادب کانفرنس میں شرکت کے لیے سفر کرتے ہیں۔

آیئے، تلاش کریں۔

درج بالا قسموں کے علاوہ سائنسی سیاحت، تفریحی سیاحت، تہذیبی و ادبی سیاحت، گروہی سیاحت جیسی اقسام کی معلومات اپنے استاد اور انٹرنیٹ کی مدد سے حاصل کیجیے۔

۸٫۳ سیاحت کا فروغ

ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کو معلومات فراہم کرنا سب سے اہم موضوع ہے۔

یہ معلوم کیجیے۔

سوچھ بھارت ابھیان (صاف بھارت مہم) کی معلومات حاصل کیجیے۔

سیاحوں کی نقل و حمل اور تحفظ، سفر کی سہولیات، معیاری قیام گاہوں کا انتظام، سفر میں طہارت خانوں کی سہولیات وغیرہ کو سیاحت میں ترجیح دینا ضروری ہے۔ معذور سیاحوں کی ضروریات پر بھی خصوصی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

تاریخی ورثے کی بقا کے لیے احتیاط برتنا ضروری ہوتا ہے۔ تاریخی عمارتوں کو خراب کرنے سے بچنا، دیواروں پر عبارت لکھنا یا درختوں پر کندہ کاری کرنا، پرانی عمارتوں کو بھڑک دار رنگوں سے رنگنا، سیر کی جگہ سہولتوں کا فقدان ہونا جس سے گندگی بڑھتی ہے وغیرہ امور سے بچنا ضروری ہے۔

بتایئے تو بھلا!

- غیر ملکی سیاحوں کے لیے کون سی سہولیات فراہم کی جاسکتی ہیں؟
- غیر ملکی سیاحوں کے ساتھ آپ کیسا برتاؤ کریں گے؟

بین الاقوامی اہمیت کی حامل زبانوں میں معلوماتی کتابیں، گائیڈ بک، نقشے، تاریخی کتابیں مہیا کرانا ضروری ہوتا ہے۔ غیر ملکی سیاحوں کو سیر کرانے والی گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو ذو لسانی تربیت دینا ضروری ہے۔ یہ ڈرائیور گائیڈ کے طور پر بھی کام کر سکتے ہیں۔

۸٫۴ تاریخی مقامات کی نگہداشت اور تحفظ

تاریخی مقامات کی نگہداشت اور تحفظ ایک بڑا چیلنج ہے۔ ہمارے ملک بھارت میں قدیم، عہدِ وسطیٰ اور دورِ حاضر کے تاریخی مقامات کا ورثہ موجود ہے۔ اسی کے ساتھ قدرتی ورثہ بھی ہمیں حاصل ہے۔ اس ورثے کی دو قسمیں ہیں؛ قدرتی ورثہ اور انسانوں کا تیار کردہ (تہذیبی) ورثہ۔ دنیا بھر میں مشہور و معروف کچھ اہم مقامات بھارت میں واقع ہیں۔ ان مقامات میں تاج محل اور جنتر منتر رصدگاہ کے ساتھ مہاراشٹر کے اجنتا-ایلورا، گھارا پوری (ایلی فینٹا کے غار)، چھترپتی شیواجی مہاراج ریلوے ٹرمینس، مغربی گھاٹ میں کاس کی سطح مرتفع شامل ہیں۔

ایلی فینٹا کی گپھائیں

یہ کرکے دیکھیے۔

انٹرنیٹ کی مدد سے بھارت کے تہذیبی، قدرتی اور مخلوط تاریخی ورثے کی تصویریں جمع کیجیے۔

کاس سطح مرتفع

دنیا بھر کے سیاح عالمی ورثے کے حامل مقامات کی سیر کی خواہش اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ عالمی ورثے کے مقامات دیکھنے کے لیے ہزاروں غیر ملکی ہمارے ملک میں آتے ہیں۔ عالمی ورثے کے مقامات میں ہمارے ملک سے کسی تاریخی مقام کا انتخاب ہوجانے پر ہم بہت خوش ہوجاتے ہیں لیکن جب ہم سیر وتفریح کے ارادے سے اس مقام کو دیکھنے جاتے ہیں تو ہمیں کیسا منظر نظر آتا ہے؟ ایسے مقامات (عمارتوں) کے اطراف و اکناف میں سیاح کھریا اور کوئلوں سے اپنے نام لکھتے ہیں، تصاویر بناتے ہیں۔ ان ساری غلط کاریوں کے مضر اثرات ہمارے ملک کی ساکھ پر پڑتے ہیں۔ سیاحتی مقامات کے تحفظ کے لیے درج ذیل عزم کرنا لازمی ہے۔

۱۔ میں سیاحتی مقامات کی صفائی کا خیال رکھوں گا / رکھوں گی، گندگی نہیں کروں گا / کروں گی۔

۲۔ کسی بھی تاریخی عمارت کو خراب نہیں کروں گا / کروں گی۔

۸ء۵ سیاحت اور مسافر نوازی شعبے میں روزگار کے مواقع

سیاحت سب سے زیادہ روزگار کے مواقع فراہم کرنے والی صنعت ہوسکتی ہے۔ اگر ہم پیشہ ورانہ نقطۂ نظر سے اس طرف توجہ دیں تو یہ ایک مستقل روزگار ہے۔ اس شعبے میں اختراعی تجربات کرنے کے وافر مواقع موجود ہیں۔

سیاحت کی وجہ سے بہت سارے لوگوں کو روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ غیر ملکی سیاح کے ہوائی اڈّے پر قدم رکھنے سے پہلے ہی وہ سیاحت والے ملک کی آمدنی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ وہ جو ویزا فیس ادا کرتا ہے اس سے اپنے ملک کو محصول حاصل ہوتا ہے۔ سفر خرچ، ہوٹل میں قیام وطعام، گائیڈ کی مدد لینا، اخبارات، حوالہ جاتی وسائل خریدنا، یادگار کے طور پر مقامی اشیا خریدنا وغیرہ؛ سیاح اپنے گھر لوٹنے تک ان سب طریقوں سے ملک کی آمدنی کا ذریعہ بنا رہتا ہے۔

سیاحتی مراکز کے اطراف تجارتی منڈیوں کو فروغ ملتا ہے۔ وہاں دستکاری اور گھریلو صنعتوں کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ یہاں تیار کردہ اشیا کی خرید و فروخت میں اضافہ ہوتا ہے مثلاً مقامی کھانے، دستکاری کی اشیا وغیرہ سیاح بڑی دلچسپی سے خریدتے ہیں جس کی وجہ سے مقامی روزگار میں اضافہ ہوتا ہے۔

ورثے کی سیر (ہیریٹیج واک) : تاریخی ورثے کے حامل مقامات دیکھنے کے لیے کیے گئے سفر کو ورثے کی سیر (ہیریٹیج واک) کہتے ہیں۔ جہاں تاریخ رقم ہوئی اس مقام پر پہنچ کر تاریخ کو جاننے کا تجربہ ورثے کی سیر کے زمرے میں آتا ہے۔

دنیا بھر میں اس طرح کی سرگرمی عمل میں لائی جاتی ہے۔ بھارت کی تاریخ سیکڑوں سال پرانی ہے۔ بھارت کی ہر ریاست میں تاریخی مقامات موجود ہیں جن میں قدیم عہد، عہدِ وسطیٰ اور جدید عہد کی عمارتوں کا شمار ہوتا ہے۔ گجرات کے شہر احمد آباد کی 'ورثے کی سیر' مشہور ہے۔ مہاراشٹر میں ممبئی اور پونہ میں اس طرح کے پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں جس کے ذریعے تاریخی عمارتوں کی نگہداشت کرنا، ان کی معلومات حاصل کرنا اور اسے مختلف ذرائع سے دنیا بھر میں پہنچانا جیسی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ تاریخی شخصیات کے مکانات بھی تاریخی ورثے میں شمار ہوتے ہیں۔ کچھ جگہوں پر اس طرح کے مقامات پر تختیاں لگائی جاتی ہیں۔

یہ کر کے دیکھیے۔

اپنے اطراف میں تاریخی عمارتوں کی سیر کے لیے اساتذہ کی مدد سے 'ورثے کی سیر' کی منصوبہ بندی کیجیے۔

مہاراشٹر میں سیاحت کا فروغ : سیاحت کے نقطۂ نظر سے مہاراشٹر کو عظیم الشان ورثہ حاصل ہے۔ اجنتا، ایلورا، ایلی فینٹا جیسے عالمی شہرت یافتہ غار، تصاویر اور مورتیاں، پنڈھرپور، شرڈی،

شیگاؤں، تلجاپور، کولھاپور، ناشک، پیٹھن، ترمبکیشور، دیہو، آلندی، جیجوری جیسے متعدد مذہبی مقامات، حاجی ملنگؒ، بی بی کا مقبرہ، ناندیڑ میں گرودوارہ، ممبئی کا ماؤنٹ میری چرچ، حاجی علی داتارؒ، مہابلیشور، پنچ گنی، کھنڈالا، لوناولا، ماتھیران، چکھلدرا جیسے سرد مقامات، کوئنانگر، جائیکواڑی، بھاٹ گھر، چاندولی کے بند، داجی پور، ساگریشور، تاڑوبا کے جنگلی مامن مہاراشٹر کے اہم سیاحتی مراکز ہیں۔

۱۹۷۵ء میں 'مہاراشٹر کارپوریشن برائے فروغِ سیاحت' کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کی وجہ سے سیاحت کو فروغ حاصل ہوا۔ اس کارپوریشن کے ذریعے ریاست میں ۴۷ جگھوں پر سیاحوں کی رہائش کا انتظام کیا گیا ہے جس میں تقریباً چار ہزار سے زائد سیاحوں کی رہائش کا انتظام ہوتا ہے۔ اسی طرح کئی نجی تاجر اس تجارت میں شامل ہوتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بھارت کا پہلا عجیب وغریب 'کتابوں کا گاؤں'

مہابلیشور سے قریب 'بھیلار' قدرتی مناظر سے آراستہ اور اسٹرابیری کی مٹھاس والا گاؤں ہے۔ اس کتابوں کے گاؤں میں کئی گھروں میں سیاحوں کے لیے ہی کتابیں رکھی ہوئی ہیں۔ مطالعے کے تئیں بیداری میں اضافہ، مراٹھی زبان کے نئے پرانے مصنّفین، سنتوں کا ادب، کہانی، ناول، نظم، فنونِ لطیفہ، کردار، سوانح حیات، نسائی ادب، ادبِ اطفال وغیرہ کی پر بہار دنیا میں آپ مطالعے کا مزہ لیں، اس مقصد کے تحت حکومت مہاراشٹر نے یہ منصوبہ عمل میں لایا ہے۔

اگر آپ سیاحت کے لیے مہابلیشور جائیں تو بھیلار گاؤں یعنی کتابوں کے گاؤں کی سیر ضرور کیجیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مہابلیشور، پنچ گنی سرد آب و ہوا کے مقامات ہیں۔ ہزاروں سیاح ان مقامات کی سیر کرتے ہیں۔ وہاں گائیڈ سیاحوں کو کچھ اہم جگھوں کی معلومات دیتے ہیں اور انھیں وہ جگہ دِکھاتے ہیں۔ کچھ مخصوص جگھوں پر فوٹو گرافر تصویریں نکال کر دیتے ہیں۔ گھوڑے والے گھوڑے کی سواری کرواتے ہیں۔ یہ سب کام وہاں کے مقامی لوگ کرتے ہیں۔ اس کام کی وجہ سے انھیں بہتر روزگار فراہم ہوتا ہے یعنی سیاحت ان کی گزر بسر کا ذریعہ ہے۔

یہ سمجھ لیجیے۔

معیاری تعلیمی اداروں کا دورہ کرنا، کسی جگہ کی مقامی تہذیب، تاریخ، رسم ورواج اور تاریخی یادگاروں کا دورہ کرنا، مختلف شعبوں میں حاصل کردہ کامیابی کا مطالعہ کرنے نیز وہاں رقص، موسیقی، جشن وغیرہ میں حصہ لینا جیسے مقاصد کے تحت کی گئی سیر کو 'تہذیبی سیاحت' کہا جاتا ہے۔

بتائیے تو بھلا!

- سیاحت کے سبب آپ کے اطراف میں کون کون سی تجارتیں قائم ہوئی ہیں؟
- سیاحت کے سبب اطراف کے لوگوں کے رہن سہن میں کون سی تبدیلیاں نظر آتی ہیں؟

مشق

(۱) (الف) درج ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ کُک نے .... بیچنے کی ایجنسی کا کاروبار شروع کیا۔
(الف) دستکاری کی چیزیں
(ب) کھلونے
(ج) کھانے کی اشیا
(د) سیاحت کی ٹکٹیں

۲۔ مہابلیشور کے قریب بھیلار نامی گاؤں .... کے لیے مشہور ہے۔
(الف) کتابوں
(ب) نباتات
(ج) آم
(د) قلعوں

(ب) درج ذیل میں سے غلط جوڑی درست کر کے دوبارہ لکھیے۔

۱۔ ماتھیران - سرد آب و ہوا کا مقام
۲۔ تاڑوبا - گپھا
۳۔ کولھاپور - مندر
۴۔ اجنتا - عالمی ورثے کا مقام

(۲) دیے ہوئے بیانات کی وجوہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

۱۔ دورِ حاضر میں غیر ملکی سفر کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔
۲۔ اپنے قدرتی اور تہذیبی ورثے کا تحفظ ہمیں خود کرنا چاہیے۔

(۳) نوٹ لکھیے۔

۱۔ سیاحوں کی روایت
۲۔ مارکو پولو
۳۔ زرعی سیاحت

(۴) درج ذیل سوالوں کے ۲۵ تا ۳۰/ الفاظ میں جواب لکھیے۔

۱۔ سیاحت کی ترقی کے لیے کون سی تدابیر ضروری ہیں؟
۲۔ سیاحت کے کاروبار سے مقامی روزگار میں کس طرح اضافہ ہوتا ہے؟
۳۔ سیاحت کے نقطۂ نظر سے آپ اپنے اطراف کے ماحول کو کس طرح فروغ دیں گے؟

(۵) درج ذیل تصوراتی نقشے کی وضاحت کیجیے۔

مہاراشٹر کے عالمی ورثے میں شامل سیاحتی مقامات

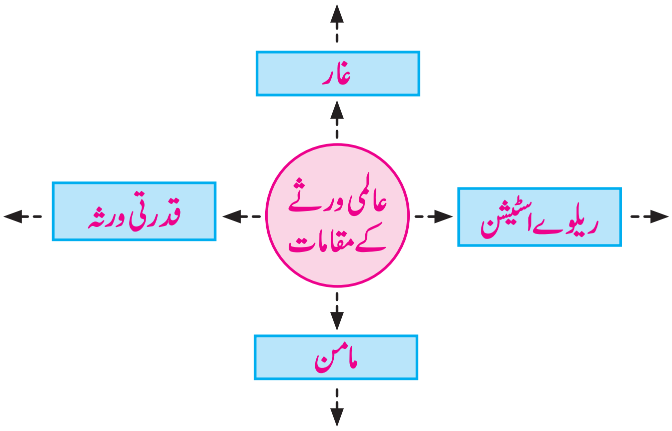

(۶) درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

۱۔ سیاحت سے متعلق پیشہ ورانہ شعبوں کی وضاحت کیجیے۔
۲۔ سیاحت کی کوئی تین قسموں کی وضاحت کیجیے۔

سرگرمی

تاریخی مقامات کی نگہداشت اور تحفظ کی ضرورت کو واضح کیجیے۔ آپ اس کے لیے کون سی معالجاتی تدابیر اختیار کریں گے۔ اس موضوع پر مباحثہ منعقد کیجیے۔

3YRI1V

۹۔ تاریخی ورثے کا تحفظ

۹ء۱ تاریخ کے ماخذ اور ان کا تحفظ

۹ء۲ کچھ مشہور عجائب گھر

۹ء۳ کتب خانے اور محافظ خانے (آرکائیوز)

۹ء۴ لغت کا ادب

اکثر مؤرّخین کی بے انتہا محنت و مشقت کا پھل یعنی ہمیں دستیاب تاریخی ماخذ اور ان ماخذوں کے سہارے لکھی گئی تاریخی کتابیں۔ اس بیش قیمتی تاریخی ورثے کی نگہداشت اور تحفظ اور اہم ترین دستاویزات، تاریخی کتابیں، قدیم اشیا کو پیش کرنے کا کام عجائب گھر، محافظ خانے اور کتب خانے کرتے ہیں۔ عوام تک درست معلومات پہنچانے کے لیے ان کی جانب سے تحقیقی رسائل اور دیگر مطبوعات شائع کی جاتی ہیں۔

جن دستاویزات، قدیم اشیا وغیرہ کی نمائش نہیں کی جاسکتی ہے لیکن تاریخی نقطۂ نظر سے اہم ہیں انھیں محافظ خانوں میں محفوظ کردیا جاتا ہے۔ کتب خانے کتابوں کا تحفظ اور انتظام کرتے ہیں۔

۹ء۱ تاریخ کے ماخذ اور ان کا تحفّظ

تاریخی ماخذ کا حصول، ان کے اندراج کے ساتھ ہی فہرست سازی، قلمی تحریریں، پرانی کتابیں، قدیم اشیا کی صفائی اور ان کی نمائش وغیرہ بہت احتیاط سے کرنی پڑتی ہے۔ ان کاموں کے لیے تربیت ضروری ہوتی ہے۔ صحیح تربیت کے حصول کے بعد ہی ان سب کاموں کو انجام دیا جاسکتا ہے۔

۱۔ زبانی ماخذ

- عوامی روایتی گیت، کہانیوں وغیرہ کے مجموعے مرتب کرنا۔
- جمع شدہ وسائل کی درجہ بندی نیز تجزیہ کرنا اور موضوع کے مطابق ترتیب دینا۔
- تحقیق شدہ زبانی وسائل کی نشر و اشاعت

کارآمد تربیت : (۱) سماجی علوم (۲) سماجی عمرانیات (۳) اساطیر اور لسانیات (۴) کتب خانوں کا انتظام (۵) تاریخ اور طریقۂ تحقیق (۶) تحقیقی تحریر

۲۔ تحریری ماخذ

- درباری دستاویزات، نجی خطوط اور روزنامچے، تاریخی کتب، مخطوطات، تصاویر اور فوٹو، تانبے کی تختی (تامرپٹ)، پرانی کتابوں وغیرہ کی ترتیب وتدوین۔
- دستاویزات کے تحفظ کے لیے ضروری صفائی اور کیمیائی عمل انجام دینا۔
- دستاویزات کی تاریخی قدر متعین کرنا۔
- اہم دستاویزات کی نشر و اشاعت۔
- مرتب شدہ ادب اور تحقیقی نتائج کی نشر و اشاعت۔

کارآمد تربیت :

(۱) براہمی، موڑی، فارسی جیسے رسم الخط اور ان کے ارتقا کی زمانی ترتیب کا علم۔

(۲) تاریخی عہد کا سماجی ڈھانچا اور روایات، ادب اور ثقافت، حکومت، حکومتی انتظامات وغیرہ کی بنیادی معلومات۔

(۳) مختلف طرزِ مصوری، طرزِ سنگ تراشی اور ان کے ارتقا کی زمانی ترتیب کا علم۔

(۴) کاغذات کی قسمیں، روشنائی اور رنگوں کا علم۔

(۵) کندہ تحریر کے لیے استعمال کیے گئے پتھروں اور دھاتوں کے متعلق معلومات۔

(۶) دستاویزوں کی صفائی اور تحفظ کی خاطر درکار کیمیائی عمل کے لیے ضروری آلات اور کیمیائی مرکبات کی معلومات۔

(۷) عجائب گھر میں نمائش کا انتظام اور اطلاعاتی تکنیک۔

(۸) تحقیقی مقالہ نگاری۔

۳۔ طبعی ماخذ

- قدیم اشیا کی ذخیرہ اندوزی، زمانے اور نوعیت کے لحاظ سے جماعت بندی اور فہرست سازی۔
- قدیم اشیا کے تحفظ کے لیے ضروری صفائی اور کیمیائی عمل انجام دینا۔
- اہم قدیم اشیا یا ان کی نقلوں کی نمائش۔
- قدیم اشیا سے متعلق تحقیقی مقالے شائع کرنا۔
- نباتات اور جانداروں کے باقیات کی جماعت بندی اور فہرست سازی۔
- اہم اور خصوصی باقیات یا ان کی نقل پیش کرنا۔

کارآمد تربیت :

(۱) آثارِ قدیمہ کے طریقۂ تحقیق، اُصول اور قدیم تہذیب کا تعارف۔

(۲) قدیم اشیا کی تیاری میں استعمال کیے گئے پتھر، معدنیات، دھاتیں، چینی مٹی جیسے ذرائع کے علاقائی ماخذ، ان کی کیمیائی خصوصیات کا علم۔

(۳) قدیم اشیا کی صفائی اور کیمیائی عمل کے لیے ضروری آلات اور کیمیائی مرکبات کی معلومات۔

(۴) مختلف طرزِ فنون اور ان کے ارتقا کی ترتیب کا علم۔

(۵) قدیم اشیا اور جانداروں کے باقیات کی نقل تیار کرنے کی مہارت۔

(۶) عجائب گھر میں نمائش کا انتظام اور اطلاعاتی تکنیک۔

(۷) تحقیقی مقالہ نگاری۔

۹ء۲ کچھ مشہور عجائب گھر

عہدِ وسطیٰ میں یورپی شاہی خاندان کے افراد کے ذریعے جمع کی گئی قدیم اشیا کے انتظام کی غرض سے عجائب گھر کا تصوّر سامنے آیا۔

لور عجائب گھر، فرانس : پیرس شہر کے لور عجائب گھر کی بنیاد اٹھارھویں صدی عیسوی میں رکھی گئی۔ فرانس کے شاہی خاندان کی جمع کی ہوئی فنی اشیا کی اوّلاً لور عجائب گھر میں نمائش کی گئی۔ اس میں لیونارڈو دا وِنچی

مونالیزا

جیسے عالمی شہرت یافتہ اِطالوی مصور کی تیار کردہ 'مونا لیزا' کی عالمی شہرت یافتہ تصویر بھی شامل ہے۔ لیونارڈو دا وِنچی سولھویں صدی عیسوی میں بادشاہ فرانسس اوّل کے مصاحب تھے۔ نپولین بوناپارٹ کے بیرونی حملوں کے دوران اپنے ملک میں لائی گئی فنی اشیا کی وجہ سے اس میوزیم کے ذخیرے میں زبردست اضافہ ہوا۔ فی الحال اس عجائب گھر میں حجری عہد تا جدید عہد کی تین لاکھ اسّی ہزار سے زائد فنی اشیا موجود ہیں۔

برطانوی عجائب گھر، انگلینڈ : لندن میں برطانوی عجائب گھر کی بنیاد اٹھارھویں صدی عیسوی میں رکھی گئی۔ اس زمانے کے فطری علوم کے ماہر سر ہینس سلوئن نے عجائب گھر کی کل اکہتر ہزار چیزیں انگلینڈ کے حاکم جارج دوم کے سپرد کیں۔ اس میں کئی کتابیں، تصاویر، نباتات کے نمونے شامل ہیں۔ اس کے بعد انگریزوں نے مختلف علاقوں سے مختلف تاریخی اشیا کو اپنے وطن میں لاکر اس عجائب گھر میں سجایا۔ جس کی وجہ سے برطانوی عجائب گھر میں اشیا کا مجموعہ بڑھتا گیا۔ آج تک کل اسّی لاکھ سے زائد تاریخی اشیا اس عجائب گھر میں موجود ہیں۔

یہ جان لیجیے۔

بھارت کے مشہور عجائب گھر

انڈین میوزیم، کولکاتا ؛ نیشنل میوزیم، دلّی ؛ چھترپتی شیواجی مہاراج عجائب گھر، ممبئی؛ سالار جنگ میوزیم، حیدرآباد؛ دی کیلیکو میوزیم آف ٹیکسٹائلز، احمد آباد بھارت کے مشہور عجائب گھروں میں سے چند ہیں۔

برٹش عجائب گھر، انگلینڈ

بھارت کے عجائب گھر : کولکاتا کا 'انڈین میوزیم' ملک کا پہلا عجائب گھر ہے جو ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کی جانب سے ۱۸۱۴ء میں قائم کیا گیا۔ چینئی میں ۱۸۵۱ء میں قائم کیا گیا 'گورنمنٹ میوزیم' بھارت کا دوسرا عجائب گھر ہے۔ ۱۹۴۹ء میں دلّی میں 'قومی عجائب گھر' (نیشنل میوزیم) قائم کیا گیا۔ فی الحال بھارت کی مختلف ریاستوں میں کئی عجائب گھر قائم ہیں۔ کئی بڑے عجائب گھروں کے ذاتی محافظ خانے اور کتب خانے ہوتے ہیں۔ کچھ عجائب گھر یونیورسٹی سے منسلک ہوتے ہیں۔ ایسے عجائب گھروں کی جانب سے 'علم عجائب گھر' مضمون کے مختلف نصاب سکھائے جاتے ہیں۔

'علم عجائب گھر' میں ڈگری اور ڈپلوما نصاب فراہم کرنے والے بھارت کے کچھ اہم ادارے اور یونیورسٹیاں :

۱۔ قومی عجائب گھر، دہلی
۲۔ مہاراج سیاجی راؤ یونیورسٹی، وڑودرا
۳۔ کولکاتا یونیورسٹی، کولکاتا
۴۔ بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی
۵۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
۶۔ جیواجی یونیورسٹی، گوالیار

نیشنل میوزیم آف نیچرل ہسٹری، یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ

امریکہ : امریکہ کے اسمتھ سونین انسٹی ٹیوشن کے زیرانصرام قدرتی تاریخ کا یہ عجائب گھر سب سے پہلے ۱۸۴۶ء میں قائم کیا گیا۔ یہاں نباتات اور جانوروں کے باقیات اور ڈھانچے، معدنیات، پتھر، نوعِ انسانی کے رکازات اور قدیم اشیا کے بارہ کروڑ سے زائد نمونے جمع کیے گئے ہیں۔

نیشنل میوزیم آف نیچرل ہسٹری

چھترپتی شیواجی مہاراج عجائب گھر، ممبئی : ۱۹۰۴ء میں ممبئی کے کچھ معزز شہریوں نے یکجا ہوکر پرنس آف ویلس کی بھارت سیر کی یادگار کے طور پر ایک عجائب گھر قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ نومبر ۱۹۰۵ء میں اس عجائب گھر کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا گیا اور اس عجائب گھر کا نام 'پرنس آف ویلس میوزیم آف ویسٹرن انڈیا' رکھا گیا۔ ۱۹۹۸ء میں اس عجائب گھر کا نام تبدیل کرکے 'چھترپتی شیواجی مہاراج عجائب گھر' رکھا گیا۔

چھترپتی شیواجی مہاراج عجائب گھر، ممبئی

عجائب گھر کی عمارت اِنڈو- گوتھک طرزِ تعمیر کی حامل ہے۔ اسے ممبئی شہر کی اوّل درجے کی تہذیبی ورثے کی حامل عمارت کا مقام حاصل ہے۔ اس عجائب گھر میں فنون، آثارِ قدیمہ اور قدرتی تاریخ اس طرح تین حصوں میں منقسم تقریباً پچاس ہزار عجائبات جمع کیے گئے ہیں۔

۹ء۳ کتب خانے اور تحفّظ خانے (آرکائیوز)

کتب خانے علم اور معلومات کے خزانے ہیں۔ علومِ انتظامیہ، اطلاعاتی تکنیک، علمِ تعلیم جیسے مضامین سے علمِ کتب خانہ (لائبریری سائنس) کا قریبی تعلق ہوتا ہے۔ رسالے مرتب کرنا، ان کا باقاعدہ نظم و نسق کرنا، تحفظ اور نگہداشت، ذرائع معلومات کی نشریات جیسے اہم کام کتب خانوں کے ذریعے انجام پاتے ہیں۔ ان میں سے کئی کام جدید کمپیوٹر نظام کے ذریعے انجام دیے جاتے ہیں۔ منتظم کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ قارئین کی ضرورت کے مطابق انھیں ان کی مطلوبہ کتابیں فراہم کرے۔

تکشیلا یونیورسٹی کے کتب خانے (۵۰۰ قبل مسیح سے ۵۰۰ عیسوی)، میسوپوٹیمیا کے اسیرین سلطنت کا شہنشاہ اسوَر بانی پال کا کتب خانہ (۷۰۰ قبل مسیح) اور مصر کے اسکندریہ کا کتب خانہ (۴۰۰ قبل مسیح) دنیا کے سب سے قدیم کتب خانے تسلیم کیے جاتے ہیں۔

تمل ناڈو کے تنجاور کا 'سرسوتی محل کتب خانہ' سولھویں - سترھویں صدی کے نایک راجا کے دور میں تعمیر کیا گیا۔ ۱۶۷۵ء میں وینکوجی راجا بھوسلے نے تنجاور جیت کر خود مختار حکومت قائم کی۔ وینکوجی راجے بھوسلے اور ان کے وارثین نے سرسوتی محل کتب خانے کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا۔ جن میں شرفوجی راجے بھوسلے کا اہم حصہ ہے۔ ان کے اعزاز میں ۱۹۱۸ء میں اس کتب خانے کو ان ہی کا نام دیا گیا۔ اس کتب خانے میں کل اُنچاس ہزار کتابیں ہیں۔

بھارت کے کئی کتب خانوں میں سے کچھ کتب خانے خصوصی ذکر کے لائق ہیں جن میں کولکاتا کی 'نیشنل لائبریری'، دہلی کی 'نہرو میموریل میوزیم اینڈ لائبریری'، حیدرآباد کی 'اسٹیٹ سینٹرل لائبریری'، ممبئی کی 'لائبریری آف ایشیاٹک سوسائٹی' اور 'ڈیوڈ سسون لائبریری' وغیرہ کتب خانوں کا شمار ہوتا ہے۔

محافظ خانوں کا نظم تکنیکی نظریے سے کتب خانوں کے نظم کا ہی ایک جز ہے۔ اہم اندراج والے کاغذات میں کوئی تبدیلی نہ کرتے ہوئے انھیں محفوظ رکھنا، ان کی فہرست تیار کرنا نیز بوقتِ ضرورت ان کی فراہمی جیسے کام اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جس کے سبب یہ کاغذات تاریخی اعتبار سے انتہائی قابلِ اعتماد مانے جاتے ہیں۔ کمپیوٹر کے استعمال کے سبب کتب خانوں اور محافظ خانوں کا دورِ جدید کا انتظام لازمی طور پر اطلاعاتی ٹکنالوجی سے

وابستہ ہوگیا ہے۔

بھارت کا پہلا سرکاری محافظ خانہ ۱۸۹۱ء میں 'امپیریل ریکارڈ ڈپارٹمنٹ' کولکاتا میں قائم کیا گیا۔ ۱۹۱۱ء میں یہ دہلی منتقل کیا گیا۔

۱۹۹۸ء میں بھارت کے صدرِ جمہوریہ کے۔ آر۔ نارائنن نے 'قومی محافظ خانہ' کو عوام کے لیے کھلا کردینے کا اعلان کیا۔ یہ بھارت کی وزارتِ ثقافت کے ماتحت ایک شعبہ ہے۔ ۱۷۴۸ء سے دستاویزات یہاں ترتیب سے لگا کر رکھے گئے ہیں۔ اس میں انگریزی، عربی، ہندی، فارسی، سنسکرت اور اُردو زبانوں اور موڑی رسم الخط کے اندراجات شامل ہیں۔ ان اندراجات کی درجہ بندی، عمومی، قدیم علوم، مخطوطات اور نجی دستاویزات جیسی چار اقسام میں کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ بھارت کی ہر ریاستی حکومت کے خود مختار محافظ خانے (آرکائیوز) ہیں۔ حکومت مہاراشٹر کے محافظ خانے کی شاخیں ممبئی، پونہ، کولھاپور، اورنگ آباد اور ناگپور میں ہیں۔ پونہ کے محافظ خانے میں مراٹھوں کی تاریخ سے متعلق پانچ کروڑ موڑی رسم الخط کے دستاویزات ہیں۔ اسے پیشواؤں کا دفتر کہا جاتا ہے۔

۴ء۹ فرہنگی ادب

لغت یعنی الفاظ، مختلف معلومات اور علوم کا منظّم مجموعہ۔ مختلف علوم کو مخصوص طریقے سے ذخیرہ کرنا اور ترتیب دینا لغت کہلاتی ہے۔ دستیاب علوم کا انتظام اور آسان انداز میں اس کی دستیابی کی سہولت اس کے مقاصد ہیں۔

لغت کی ضرورت : لغت کے ذریعے قاری تک علم پہنچایا جاتا ہے۔ اس کے تجسّس کی تشفی کی جاتی ہے۔ مختلف نکات کی تفصیلی وضاحت پیش کی جاتی ہے۔ قاری کو اپنے مطالعے کو وسیع کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ جو متعلّم محقق ہوتے ہیں ان کے لیے لغت علم کا سابقہ ذخیرہ مہیا کروا کر اس میں اضافہ کرنے اور تحقیق کرنے کی ضرورت پیدا کرتی ہے۔ لغت کا ادب قوم کی ثقافتی حیثیت کی علامت ہے۔ سماج کی ذہنی اور ثقافتی ضرورت جس قسم کی ہوتی ہے اسی قسم کی لغات کی تدوین اس معاشرے میں ہوتی ہے۔

لغت میں معلومات پیش کرنے کے لیے صحت، قطعیت، معروضیت، محدودیت اور جدیدیت ضروری ہیں۔ اس تازہ ترین رکھنے کے لیے معینہ مدت پر اصلاح شدہ جلد یا ضمیمے نکالے جاتے ہیں۔

لغت تیار کرتے ہوئے غیر منظّم اور موضوعات پر مبنی، یہ دو طریقے عام طور سے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس میں قاری کی سہولت اور معلومات تلاش کرنے کی سہولت ان دو باتوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ لغت کے آخر میں اگر فہرست دے دی جائے تو قارئین کو بہت سہولت ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا اقسام کی لغات کی تخلیق کوئی ایک شخص یا مجلسِ ادارت کرسکتی ہے۔ لغت کے ادب کو تحریر کرتے وقت مختلف علوم کے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے۔

لغت کی قسمیں : لغت کی عام طور پر چار شعبوں میں درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔ (۱) الفاظ کی لغت (۲) دائرۃ المعارف (۳) قاموس الادب اور (۴) اشاریہ۔

(۱) الفاظ کی لغت : اس میں الفاظ کا ذخیرہ، الفاظ کے معنی، متبادل الفاظ، الفاظ کے ماخذ دیے جاتے ہیں۔ الفاظ کی لغات کی اہم اقسام میں جامع لغت، مخصوص الفاظ کی لغت، فرہنگِ اصطلاحات، مآخذاتی لغت، ہم معنی یا متضاد الفاظ کی لغت، کہاوتوں-محاوروں کی لغت وغیرہ شامل ہیں۔

(۲) دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) : دائرۃ المعارف کے دو حصے ہیں ؛ (الف) جامع (مثلاً انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا، ریاستِ مہاراشٹر کا دائرۃ المعارف، مراٹھی دائرۃ المعارف، جامع اُردو انسائیکلوپیڈیا، انسائیکلوپیڈیا اسلامیکا وغیرہ) (ب) مخصوص

موضوعات پر دائرۃ المعارف۔ یہ مخصوص موضوع کے لیے وقف دائرۃ المعارف ہوتا ہے مثلاً بھارتی ثقافتی دائرۃ المعارف، ورزشی دائرۃ المعارف وغیرہ۔

(۳) قاموس الادب : اس میں کسی موضوع کو مکمل طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں کسی مخصوص موضوع پر ماہرین کے ذریعے مضامین تحریر کرواکر کتب تخلیق کی جاتی ہیں مثلاً مہاراشٹر جیون جلد ۱، ۲ ، پونہ شہر جلد ۱، ۲، سال نامہ (منورما، ٹائمز آف انڈیا)، فرہنگِ ادبیات۔

(۴) فرہنگِ اشاریہ : کتاب کے آخر میں مذکور شخص، موضوع، مقامات اور فہرستِ کتب، فہرستِ الفاظ کو وضاحتی اشاریہ کہتے ہیں۔ وضاحتی اشاریے عموماً غیر منظّم ہوتے ہیں۔ وہ ان کتب کے مطالعے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً مختلف رسائل کے وضاحتی اشاریات (رسالہ 'آج کل')۔

لغت اور تاریخ : تاریخ اور لغت میں معروضیت کو اہمیت حاصل ہے۔ یہ دونوں میں مشترکہ عنصر ہے۔ ہر قوم اور ہر زبان میں لغت مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں کیونکہ ان کی ترجیحی ترتیب مختلف ہوتی ہے۔ اپنے ملک کی پالیسیاں، اقدارِ زندگی، آدرش وغیرہ کے اثرات لغت پر پڑتے ہیں۔ فلسفہ اور روایات کا اثر بھی لغت پر پڑتا ہے۔ قومی وقار کی بیداری لغت سے کی جاسکتی ہے مثلاً مہادیو شاستری جوشی کے مرتب کردہ 'بھارتی سنسکرتی کوش'۔ علم سب کی ترقی کے لیے مہیا کروانا لغت کی تخلیق کے لیے ترغیب کا کام کرتی ہے۔ علم کی تحصیل اور ابلاغ کو زندگی کا عقیدہ بنا کر اس کے لیے انفرادی اور اجتماعی شکل میں کوشش کی جاتی ہے۔ اس لیے لغت کو معاشرے کا نشانِ امتیاز سمجھا جاتا ہے۔ معاشرے کی فہم اور فراست ان کی علامتی تائید لغت کی تخلیق میں دِکھائی دیتی ہیں۔ اسی طرح 'اُردو عالمی انسائیکلوپیڈیا' اور 'اُردو سائنس انسائیکلوپیڈیا' بھی اُردو کی اہم لغات ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مغربی ممالک میں (۱) 'نیچرل ہسٹری' (پہلی صدی عیسوی) بڑے پلینی کی مرتب کردہ پہلی لغت۔ (۲) اٹھارھویں صدی کا فرانسیسی دائرۃ المعارف یہ دیدیراں کی اہمیت کی حامل لغت ہے۔ (۳) انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا ۱۷۶۷ء میں شائع ہوئی۔ اسے فرہنگ کی پیش رفت کا اہم مرحلہ مانا جاتا ہے۔

سنسکرت زبان میں ساتویں صدی قبل مسیح میں نیگھنٹو اور دھاتو پاٹھ نامی لغت، عہدِ وسطیٰ میں مہانوبھاو فرقے کی لغت نویسی، چھترپتی شیواجی مہاراج کے عہد میں حکومتی معاملات کی لغت اہم ہیں۔

فرہنگِ تاریخ : تاریخ کے موضوع پر لغت کی شاندار روایت موجود ہے۔ رگھوناتھ بھاسکر گوڈبولے کا قدیم بھارتی تاریخی لغت (۱۸۷۶ء) بہت قدیم لغت ہے جو زمانۂ قدیم کی شخصیات اور مقامات کے ذکر پر مشتمل ہے۔ اس لغت میں بھارت میں پہلے جو مشہور لوگ گزرے ہیں، ان کی ازواج، اولادیں اور مذہب، ان کے ملک اور دارالحکومت، ساتھ ہی اس ملک کی ندیوں، پہاڑوں کے ساتھ منسلک تاریخ وغیرہ درج ہے۔ اسی طرح 'انسائیکلوپیڈیا تاریخِ عالم' از غلام رسول مہؔر بھی مشہور ہے۔

شری دھر وینکٹیش کیتکر کی 'مہاراشٹری علمی لغت' کی تیئیس جلدیں ہیں۔ ان کی لغت کا مقصد مراٹھی عوام کی آواز کو دور تک پہنچانا، ان کے علوم کے درجے کو بڑھانا، ان کے خیالات کو مزید وسعت دینا، ترقی یافتہ افراد کے برابر انھیں کھڑا کرنا تھا۔ اس لغت میں انھوں نے وسیع تاریخ کو پیش کیا ہے۔

اس کے بعد کی اہم لغت بھارت کی قدیم سوانحی لغت ہے۔ سدھیشور شاستری چتراؤ نے 'بھارتیہ چرتر کوش منڈل' کی بنیاد

ڈال کر بھارتی قدیم سوانحی لغت (۱۹۳۲ء)، بھارتی عہدِ وسطیٰ کی لغت (۱۹۳۷ء)، بھارتی جدید عہد کی سوانحی لغت (۱۹۴۶ء) اس طرح تین سوانحی لغات مرتب کر کے شائع کیں۔ ان لغات کے تصور کی وضاحت کے لیے قدیم لغت میں اندراج دیکھا جا سکتا ہے۔ ان لغات میں شروتی، اسمرتی، سترے، ویدانگ، اپنشد، پُران نیز جین اور بدھ ادب میں پیش کیے گئے افراد کی معلومات دی گئی ہے۔ اسی طرح جامع اُردو انسائیکلوپیڈیا آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ ہر جلد ایک آزاد موضوع مثلاً ادب، سیاسی، سماجی علوم، سائنس، ریاضی، تاریخ وغیرہ پر مبنی ہے۔ اس میں شخصیات، واقعات، اشیا، مادّوں، مقامات وغیرہ کی تفصیل دی گئی ہے۔

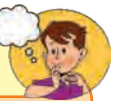

کیا آپ جانتے ہیں؟

چند اہم لغات

۱۔ موسیقاروں اور فنکاروں کی تاریخ (لکشمن دتاتریہ جوشی)

۲۔ مجاہدینِ آزادی کی سوانحی لغت (ایس۔ آر۔ داتے) جس میں بھارت کے تقریباً ۲۵۰ مجاہدینِ آزادی کا شخصی تعارف اور تصاویر ہیں۔

۳۔ مجاہدینِ آزادی: سوانحی لغت (این۔ آر۔ پھاٹک)۔ اس لغت میں آزادی کی لڑائی میں بالخصوص پھانسی کی سزائیں پانے والے، قید ہونے والے فوجی، آزادی سے قبل سماج کے مختلف شعبوں میں خدمات انجام دینے والے مجاہدینِ آزادی کی معلومات ہے۔

فرہنگِ مقامات : تاریخ کے مطالعے کے لیے جغرافیہ اہمیت رکھتا ہے۔ مختلف تاریخی مقامات کے ضمن میں جغرافیائی معلومات فراہم کرنے والی فرہنگیں موجود ہیں۔

(۱) مہانوبھاو فرقے کے مُنی وِیاس کے تخلیق کردہ 'استھان پوتھی' نامی کتاب (چودھویں صدی) میں مہانوبھاو فرقے کے مبلغ شری چکردھر سوامی جن گاؤوں میں گئے ان گاؤوں کا تفصیلی اندراج ہے۔ اس دور کے مہاراشٹر کا تصور اس کتاب سے سمجھا جا سکتا ہے۔ لیلا چرتر میں واقعات کب، کہاں، کس مقام اور کس موقع پر وجود میں آئے ہیں اس پر بھی مصنف نے روشنی ڈالی ہے جس کی وجہ سے شری چکردھر سوامی کی شخصی سوانح لکھنے کے لیے یہ بہترین حوالہ جاتی کتاب ہے۔

(۲) قدیم بھارتی فرہنگِ مقامات (۱۹۶۹ء) : سدھیشور شاستری چتراؤ نے اس کی تخلیق کی ہے۔ ویدک ادب، کوٹلیہ معاشیات، پانینی کا گرامر، والمیکی -رامائن، مہابھارت، پُران، عہدِ وسطیٰ کی تہذیب اور لغاتی ادب نیز فارسی، جین، بدھ اور چینی ادب میں جغرافیائی مقامات کی معلومات لغت میں دی گئی ہے۔

دائرۃ المعارف : ریاست مہاراشٹر کے پہلے وزیر اعلیٰ یشونت راؤ چوہان نے مراٹھی زبان و ادب کے ارتقا کے لیے مہاراشٹر راجیہ ساہتیہ سنسکرتی منڈل کی جانب سے دائرۃ المعارف کی تخلیق کا آغاز کیا۔ ماہرِ علمِ منطق لکشمن شاستری جوشی کی رہبری میں دائرۃ المعارف کی تدوین کا کام شروع ہوا۔ دنیا بھر کا علم تفصیلی طور پر اس دائرۃ المعارف میں جمع کیا گیا ہے جس میں تاریخ کے مضمون سے متعلق اہم اندراجات ہیں۔

بھارتی تہذیبی دائرۃ المعارف : مہادیو شاستری جوشی کے زیرِ ادارت دائرۃ المعارف برائے بھارتی تہذیب کی دس جلدیں تیار کی گئی ہیں۔ اس دائرۃ المعارف میں 'آ سے تو' ہما چل جیسی بھارت کی تاریخ، جغرافیہ، مختلف زبان بولنے والے لوگ، ان کی بنائی ہوئی تاریخ، تہوار، میلوں اور تہذیبی ابواب پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

تاریخی اصطلاحات کی فرہنگ : تاریخی اصطلاحات کے لیے خصوصی لغت جس سے تاریخی اصطلاحات کو بآسانی سمجھا جا سکتا ہے، محققین کو اس سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

مضمون تاریخ کے متعلّمین کو لغت سے وابستہ کاموں کے

لیے بہت مواقع حاصل ہیں۔ ہر مضمون کی لغت کو تاریخ مضمون سے مربوط کرنا ضروری ہے۔ ہر مضمون کی اپنی تاریخ ہوتی ہے۔ تاریخ کے متعلّمین کو لغت کے مطالعے سے واقعاتی لغت، مخصوص ایام، شخصی لغت، اصطلاحاتی لغت، مقاماتی لغت وغیرہ تیار کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

اس درسی کتاب کے مطالعے سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ مضمون تاریخ میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں کے لیے کئی شعبوں میں پیشہ ورانہ مواقع دستیاب ہیں۔ اس کتاب میں دی ہوئی معلومات کے استعمال سے آپ اپنی پسند کے لحاظ سے اپنے کریئر کا انتخاب کرسکتے ہیں۔

مشق

(۱) (الف) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ عالمی شہرت یافتہ مصور لیوناردو دا وِنچی کی تیار کردہ تصویر .... لورعجائب گھر میں ہے۔

(الف) نپولین (ب) مونالیزا

(ج) ہنس سلوئن (د) جارج دوم

۲۔ کولکاتا میں بھارت کا پہلا عجائب گھر..............ہے۔

(الف) سرکاری میوزیم (ب) نیشنل میوزیم

(ج) چھترپتی شیواجی مہاراج میوزیم

(د) انڈین میوزیم

(ب) درج ذیل غلط جوڑی کو درست کرکے دوبارہ لکھیے۔

۱۔ مہاراج سیاجی راؤ یونیورسٹی – دہلی

۲۔ بنارس ہندو یونیورسٹی – وارانسی

۳۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی – علی گڑھ

۴۔ جیواجی یونیورسٹی – گوالیار

(۲) دیے ہوئے بیانات کی وجوہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

۱۔ محافظ خانے اور کتب خانے رسائل اور دیگر مطبوعات شائع کرتے ہیں۔

۲۔ مختلف مضامین کی سرگرمیوں کے لیے تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۳) نوٹ لکھیے۔

۱۔ فرہنگِ مقامات ۲۔ دائرۃ المعارف

۳۔ تاریخی اصطلاحات کی فرہنگ

۴۔ سرسوتی محل کتب خانہ

(۴) درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

۱۔ کتب خانوں کا انتظامیہ کیوں اہم ہے؟

۲۔ محافظ خانوں کے انتظامیہ میں کون سے کام اہم ہوتے ہیں؟

(۵) درج ذیل تصوراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

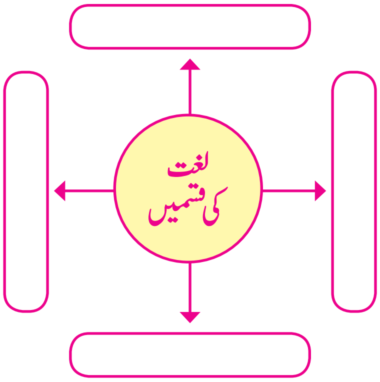

سرگرمی

انٹرنیٹ کی مدد سے مہاراشٹر کے اہم کتب خانوں کی معلومات حاصل کیجیے۔ اپنے اطراف کے کتب خانے کی سیر کرکے وہاں کام کرنے کے طریقوں کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔

3Z1E3I

سیاسیات

فہرست

دستور کی پیش رفت

نمبر شمار	سبق کا نام	صفحہ نمبر
۱۔	دستور کی پیش رفت	۶۹
۲۔	انتخابی عمل	۷۵
۳۔	سیاسی پارٹیاں	۸۲
۴۔	سماجی اور سیاسی تحریکیں	۹۱
۵۔	بھارتی جمہوریت کو درپیش چیلنجز	۹۷

متوقع صلاحیتیں

نمبر شمار	اکائی	صلاحیتیں
۱۔	دستور کی پیش رفت	■ دستور کی وجہ سے بھارتی جمہوریت کے مضبوط ہونے کے بارے میں جاننا۔ ■ یہ بتانا کہ دستور کی پیش رفت سماجی تبدیلیوں کی سمت میں ہوتی ہے۔
۲۔	انتخابی عمل	■ الیکشن کمیشن کی اہمیت سمجھنا۔ ■ یہ شعور پیدا ہونا کہ انتخابات میں ہر رائے دہندہ کے لیے رائے دہی اس کی دستوری ذمہ داری ہے۔ ■ انتخابی عمل میں عوام کے کردار کی اہمیت جاننا۔ ■ انتخابی عمل کی معلومات حاصل کرنے کے لیے ویڈیو کلپ کی مدد لینا۔ ■ حلقۂ انتخاب کے نقشے میں اپنا حلقۂ انتخاب تلاش کرنا / لوک سبھا حلقۂ انتخاب تلاش کرنا / دِکھانا۔
۳۔	سیاسی پارٹیاں (قومی)	■ سیاسی پارٹیوں کی ذمہ داریاں اور فرائض جاننا۔ ■ نئی پارٹیوں کے وجود میں آنے کے اسباب کا تجزیہ کرنا۔ ■ بھارت کی قومی پارٹیوں کی پالیسیوں کا موازنہ کرکے نتائج اخذ کرنا۔ ■ سیاسی پارٹیوں کے انتخابی نشانات کی جدول بنانا۔
۴۔	سیاسی پارٹیاں (علاقائی)	■ مہاراشٹر کی علاقائی پارٹیوں کے اُصول اور کام بیان کرنا۔ ■ کسی پارٹی کے رہنما اور ان کے جلسوں سے متعلق خبروں کو جمع کرنا۔ ■ علاقائی پارٹی کیوں مضبوط ہوتی ہے، اس موضوع پر گفتگو کرنا۔
۵۔	سماجی اور سیاسی تحریکیں	■ سماجی اور سیاسی تحریک کا مفہوم جاننا۔ ■ سماجی تحریک عوامی بیداری کے لیے جن طریقوں کو اختیار کرتی ہے ان سے واقف ہونا۔ ■ خواتین اور دیگر کمزور طبقات کو باصلاحیت بنانے کا مفہوم بیان کرنا۔ ■ کسانوں اور کاریگروں کے مطالبات کی معلومات حاصل کرنا۔ ■ طلبہ کی تحریک سے متعلق اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کو جمع کرنا۔
۶۔	بھارت کو درپیش چیلنجز	■ 'کثرت میں وحدت' کے مفہوم کی وضاحت کرنا۔ ■ بھارت میں تنوع کے احترام کے رجحان کا پروان چڑھنا۔ ■ مختلف چیلنجز کی حقیقی صورت کو واضح کرنا۔ ■ داخلی چیلنجز کا مقابلہ کس طرح کیا جاتا ہے اس کی وضاحت کرنا۔

۱۔ دستور کی پیش رفت

سیاسیات کی اب تک کی درسی کتابوں میں ہم نے مقامی حکومتی اداروں، ہندوستانی دستور میں مندرج اقدار اور ان کے فلسفوں کے ساتھ ساتھ دستور کے تشکیل کردہ نظامِ حکومت اور بین الاقوامی تعلقات میں بھارت کے مقام کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے۔ دستور نے بھارت کو ایک مذہبی غیر جانبدار، جمہوری عوامی حکومت بنایا ہے۔ شہریوں کو انصاف دلانے اور ان کی آزادی کو برقرار رکھنے کے مقصد سے دستور میں ضروری اور اہم پیش بندی کی گئی ہے۔ سماجی انصاف اور مساوات پر مبنی ایک ترقی یافتہ سماج تعمیر کرنے کا اہم وسیلہ دستور ہے۔ بھارت میں ۲۶/جنوری ۱۹۵۰ء سے حکومت کا کام کاج دستور کے مطابق کیا جارہا ہے۔ اس وقت سے اب تک دستور کی مدد سے جو حکومتی کام کاج کیا گیا اس کی بنا پر بھارت میں جمہوریت نے کس طرح وسعت اختیار کی، بھارت میں سیاسی عمل میں جو اہم تبدیلیاں ہوئیں، سماجی انصاف اور مساوات قائم کرنے کے نقطۂ نظر سے جو اقدامات کیے گئے ان سب کا مختصر جائزہ اس باب میں لیا جائے گا۔ یہاں تین نکات پر خصوصی توجہ دی جائے گی: (۱) جمہوریت (۲) سماجی انصاف اور مساوات (۳) عدالتی نظام۔

جمہوریت

سیاسی پختگی : محض جمہوری طرزِ حکومت اختیار کر لینا کافی نہیں ہے بلکہ اس کے مطابق عمل بھی ہونا چاہیے تبھی جمہوریت سماجی زندگی کا ایک اٹوٹ حصہ بنتی ہے۔ اس طرزِ حکومت کے مطابق ہمارے ملک میں عوام کو براہِ راست نمائندگی دینے والی پارلیمنٹ، ریاستی وِدھان سبھا اور مقامی حکومتی ادارے وجود میں آئے ہیں۔ عوامی شمولیت اور سیاسی مقابلہ آرائی کی بنا پر بھارت میں جمہوریت کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مقررہ مدت کے بعد ہونے والے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات بھارتی جمہوریت کی کامیابی کی علامت ہیں۔ ہمارا ملک آبادی اور وسعت دونوں اعتبار سے بہت بڑا ہے۔ اس وجہ سے مختلف سطحوں پر الیکشن کروانا کسی چیلنج سے کم نہیں ہے۔ بار بار ہونے والے انتخابات کی وجہ سے بھارتی رائے دہندگان کی سیاسی بیداری کو پختہ کرنے میں بڑی مدد ہوتی ہے۔ الیکشن کے دوران جن عوامی پالیسیوں اور مسائل کا ذکر ہوتا ہے ان کے بارے میں رائے دہندگان کی اپنی ایک رائے بن جاتی ہے۔ مسائل کے متبادل حل کے بارے میں غور وفکر کرنے کی وجہ سے رائے دہی کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔

ووٹ دینے کا حق : بھارت کے دستور نے بالغ رائے دہی کے حق کو تسلیم کیا ہے۔ اس وجہ سے رائے دہی کا حق بنیادی طور پر وسیع ہوگیا ہے۔ آزادی سے قبل رائے دہی کے حق کو محدود کرنے والی تمام ترمیمات اور شقوں کا خاتمہ کرکے آزاد بھارت کے دستور نے بھارت کے ان تمام مردوں اور عورتوں کو رائے دہی کا حق دیا ہے جن کی عمر ۲۱/سال مکمل ہو چکی ہے۔ اس میں مزید وسعت پیدا کرتے ہوئے رائے دہندہ کی عمر کو ۲۱ سال سے گھٹا کر ۱۸/سال کر دیا گیا ہے۔ اس ترمیم کی وجہ سے آزاد بھارت کی نئی نوجوان نسل کو صحیح معنوں میں سیاسی مواقع حاصل ہوئے۔ جمہوریت کی وسعت میں اضافہ کرنے والی مذکورہ تبدیلی کی وجہ سے بھارتی جمہوریت کو اب دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت تسلیم کیا جاتا ہے۔ رائے دہندگان کی اتنی بڑی تعداد کسی اور جمہوری ملک میں نہیں پائی جاتی۔ یہ تبدیلی صرف تعداد کے لحاظ سے نہیں ہے بلکہ معیار کے لحاظ سے بھی ہے۔ ان نوجوان رائے دہندگان کی حمایت کی وجہ سے کئی سیاسی پارٹیاں اقتدار کی دوڑ میں شامل ہوئی ہیں۔ بھارت میں سیاسی مسابقت کی نوعیت میں بھی تبدیلی آئی ہے۔ لوگوں کی خواہشات اور توقعات کی نمائندگی کرنے کی غرض سے آج کئی سیاسی پارٹیاں

اس مقابلے میں اُتر آئی ہیں۔

جمہوری لامرکزیت : حکومت کی لامرکزیت جمہوریت کی بنیاد ہے۔ لامرکزی ہونے کی وجہ سے حکومت کا غلط استعمال کرنے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے نیز عوام کو حکومت میں شامل ہونے کا موقع ملتا ہے۔ جمہوری لامرکزیت کے سلسلے میں دستور کے رہنما اُصولوں میں وضاحت کردی گئی ہے۔ رہنما اُصولوں میں درج ہے کہ مقامی سطح کے حکومتی اداروں کو زیادہ اختیارات دے کر صحیح معنوں میں جمہوریت قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسی اُصول کی روشنی میں آزاد بھارت میں جمہوری حکومت کو لامرکزی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان میں سب سے بڑی کوشش دستور میں کی گئی ۷۳ویں اور ۷۴ویں ترمیمات ہیں۔ ان ترمیمات کی وجہ سے نہ صرف مقامی حکومتی اداروں کو دستوری طور پر تسلیم کیا گیا بلکہ ان کے اختیارات میں بھی زبردست اضافہ ہوا ہے۔

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ درج ذیل تبدیلیاں کس وجہ سے ہوئیں؟

- حکومت کے کام کاج میں خواتین کی شمولیت میں اضافہ کرنے کے لیے ان کی نشستیں محفوظ کی گئیں۔
- سماج کے کمزور طبقات کو حکومت میں شامل کرنے کے لیے ان کی نشستیں محفوظ کی گئیں۔
- ریاستی الیکشن کمیشن قائم کیا گیا۔
- دستور میں دو نئے ضمیمے گیارہ اور بارہ کا اضافہ کیا گیا۔

حقِ معلومات (R.T.I. 2005) : جمہوریت میں شہریوں کو مختلف طریقوں سے بااختیار بنانا چاہیے۔ شہریوں کو شمولیت کا موقع دینے کے ساتھ حکومت کے ساتھ ان کے تعلقات کو بھی بڑھانا چاہیے۔ حکومت اور شہری کے درمیان فاصلہ جتنا کم ہوگا اور تعلقات جتنے قریبی ہوں گے اسی تناسب سے جمہوری عمل مضبوط اور مستحکم ہوتا جاتا ہے۔ ان میں باہمی اعتماد بڑھانے کے لیے حکومت جو کچھ کرتی ہے وہ شہریوں کی سمجھ میں آنا چاہیے۔ شفافیت اور ذمہ داری کا احساس اچھی حکومت کی دو خصوصیات ہیں۔ حکومت میں ان خصوصیات کی نشوونما کے لیے بھارتی شہریوں کو معلومات حاصل کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ حقِ معلومات کی وجہ سے حکومت کے کام کاج میں رازداری کا عنصر کم ہو گیا اور حکومت کی سرگرمیوں کے شفاف ہونے میں مدد ملی جس کی وجہ سے انھیں آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔

۲۰۰۰ء کے بعد کے زمانے میں شہریوں کی فلاح و بہبود کو ان کا حق مان کر ان کی فلاح و بہبود کرنے کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔ اسی رجحان کے سبب ہندوستانیوں کو معلومات، تعلیم اور غذا کے تحفظ کا حق حاصل ہوا ہے۔ ان حقوق کے سبب یقینی طور پر بھارت میں جمہوریت مضبوط ہوئی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حقوق اساس نقطۂ نظر (Rights based approach): آزادی کے بعد کئی دہائیوں تک بھارت کو جمہوری ملک بنانے کے لیے مختلف اصلاحات کی گئیں لیکن ان میں شہریوں کو 'استفادہ کنندگان' کی حیثیت سے دیکھا جاتا تھا۔ پچھلی چند دہائیوں سے اصلاحات کو 'شہریوں کے حق' کے طور پر دیکھا جانے لگا ہے۔

اس نقطۂ نظر کو اختیار کرنے کی وجہ سے حکومت اور شہریوں کے باہمی تعلقات میں کس نوعیت کی تبدیلی آئے گی؟ اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

بحث کیجیے۔

کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ بھارتی شہریوں کو روزگار حاصل کرنے کا حق ہونا چاہیے؟

تمام لوگوں کو رہائش کا حق مل جائے تو ہمارے ملک میں جمہوریت پر اس کے کیا اثرات ہوں گے؟ اپنی رائے دیجیے۔

سماجی انصاف اور مساوات

سماجی انصاف اور مساوات ہمارے دستور کا مقصد ہے۔ ان دو اقدار پر مبنی نیا سماج تعمیر کرنا ہمارا مطمحِ نظر ہے۔ دستور نے اس کے حصول کا راستہ بھی واضح طور پر بتا دیا ہے اور ہم اسی سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

سماجی انصاف قائم کرنے سے مراد جن سماجی اُمور کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ ناانصافی کی جاتی ہے ان کو ختم کرنا اور اس بات پر زور دینا کہ فرد کی حیثیت سے سب کا درجہ مساوی ہے۔ ذات، مذہب، زبان، جنس، جائے پیدائش، نسل، دولت وغیرہ کی بنیاد پر اعلیٰ اور ادنیٰ میں تفریق نہ کرنا اور تمام لوگوں کو ترقی کے مساوی مواقع فراہم کرنا انصاف اور مساوات کا مقصد ہے۔

سماجی انصاف اور مساوات قائم کرنے کے لیے سماج کی تمام سطحوں پر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ البتہ حکومت کی پالیسیوں اور دیگر کوششوں کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ جمہوریت میں سب لوگوں کی شمولیت کو ممکن بنانے کے لیے سماج کے تمام طبقات کو بنیادی دھارے میں لانا ہوگا۔ دراصل جمہوریت تمام سماجی طبقات کو سمو لینے کا عمل ہے۔ سب کو اپنے اندر سمو لینے والی جمہوریت کی وجہ سے سماج میں تصادم کم ہو جاتا ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ اس نظریے سے ہمارے ملک میں کون سی کوششیں کی گئی ہیں۔

• **نشستیں محفوظ کرنے کی پالیسی** : انسانوں کا جو گروہ یا سماجی طبقہ تعلیم اور روزگار کے مواقع سے طویل عرصے سے محروم ہے ان کے لیے نشستیں محفوظ کرنے کی پالیسی اختیار کی گئی۔ اس پالیسی کے تحت درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست جماعتوں (قبائل) کے لیے تعلیم اور سرکاری ملازمتوں میں کچھ نشستیں محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ اسی طرح دیگر پسماندہ طبقات کے لیے بھی محفوظ نشستوں کا انتظام کیا گیا ہے۔

• **درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل پر ہونے والے مظالم سے تحفظ کے لیے قانون** : سماجی انصاف اور مساوات قائم کرنے کے نظریے سے یہ ایک اہم قانون بنایا گیا ہے۔ اس قانون کی رو سے درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے افراد کے ساتھ کسی بھی قسم کی ناانصافی کرنے پر پابندی عائد ہونے کی وجہ سے ظلم ہونے کی صورت میں سزا بھی مقرر ہے۔

یہ کر کے دیکھیے۔

مذکورہ بالا قانون کے مندرجات کا مطالعہ کیجیے۔ استاد کی مدد سے انھیں سمجھ لیجیے۔ ظلم ہی نہ ہو اس کے لیے کس نوعیت کی کوششوں کی ضرورت ہے؟

اقلیتوں کی بابت پیش بندی : ہندوستانی دستور نے اقلیتوں کے تحفظ کے لیے کئی انتظامات کر رکھے ہیں۔ اقلیتوں کو تعلیم اور روزگار کے مواقع مہیا کرنے کے لیے حکومت نے کئی اسکیموں پر عمل درآمد کیا ہے۔ دستور میں ذات، مذہب، نسل، زبان اور علاقہ وغیرہ کی بنیاد پر تفریق کرنے پر پابندی عائد کی ہے۔ اقلیتوں کے تعلق سے اس وسیع بندوبست کے سبب انھیں مساوات کا حق، آزادی کا حق، استحصال کی مخالفت کا حق اور تہذیبی و تعلیمی حقوق حاصل ہیں جن کی بنا پر اقلیتوں کو بنیادی نوعیت کا تحفظ حاصل ہوا ہے۔

• **خواتین سے متعلق قوانین اور نمائندگی سے متعلق پیش بندی** : آزادی ملنے کے بعد ہی سے خواتین کو بااختیار بنانے کی کوششوں کا آغاز ہوگیا تھا۔ خواتین کی ناخواندگی دور کرنے، انھیں ترقی کے بھرپور مواقع فراہم کرنے کے لیے قومی اور بین الاقوامی سطح پر خواتین کے مسائل کی شناخت کر کے چند پالیسیاں مرتب کی گئیں۔

باپ اور شوہر کی جائیداد میں عورتوں کو مساوی حصہ، جہیز مخالف قانون، جنسی استحصال سے تحفظ دینے والا قانون، گھریلو تشدد مخالف قانون جیسے چند اہم قوانین نے خواتین کی آزادی برقرار رکھی اور انھیں ترقی کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا۔

ہمارے ملک میں سیاست اور سیاسی اداروں میں خواتین کی نمائندگی شروع سے ہی کم رہی ہے۔ دنیا کے کئی ملکوں نے خواتین کی نمائندگی بڑھانے کی کوشش کی۔ بھارت میں بھی اس مناسبت سے تبدیلیاں ہورہی ہیں۔ دستور میں ۷۳/ ویں اور ۷۴/ ویں ترمیمات کے ذریعے مقامی حکومتی اداروں میں خواتین کے لیے ۳۳/ فیصد نشستیں محفوظ کی گئی ہیں۔ بعد میں مہاراشٹر کے علاوہ کئی اور ریاستوں میں اس تناسب کو بڑھا کر ۵۰/ فیصد تک کر دیا گیا ہے۔ خواتین کے لیے 'قومی خواتین کمیشن' قائم کیا گیا۔ ریاستوں میں بھی ریاستی خواتین کمیشن قائم ہیں۔

گھریلو تشدد سے خواتین کو تحفظ دینے والا قانون جمہوریت کو مضبوط بنانے والا ایک اہم قدم ہے۔ اس قانون نے خواتین کے وقار اور عزّتِ نفس کو قائم رکھنے کی ضرورت واضح کی۔ روایتی بالادستی اور حکمرانی کی نفی کرنے والے اس فیصلے نے ہندوستانی جمہوریت کی توسیع کی اور اس میں شمولیت کو زیادہ بامعنی بنا دیا۔

یہ کرکے دیکھیے۔

لوک سبھا میں خواتین کی نمائندگی

نمبر شمار	سال	خاتون ارکان پارلیمنٹ کی تعداد	خاتون ارکانِ پارلیمنٹ کا فیصد
۱۔	۱۹۵۱-۵۲ء	۲۲	۴٫۵۰
۲۔	۱۹۵۷ء	۲۲	۴٫۴۵
۳۔	۱۹۶۲ء	۳۱	۶٫۲۸
۴۔	۱۹۶۷ء	۲۹	۵٫۵۸
۵۔	۱۹۷۱ء	۲۸	۵٫۴۱
۶۔	۱۹۷۷ء	۱۹	۳٫۵۱
۷۔	۱۹۸۰ء	۲۸	۵٫۲۹
۸۔	۱۹۸۴ء	۴۳	۷٫۹۵
۹۔	۱۹۸۹ء	۲۹	۵٫۴۸
۱۰۔	۱۹۹۱ء	۳۹	۷٫۳۰
۱۱۔	۱۹۹۶ء	۴۰	۷٫۳۷
۱۲۔	۱۹۹۸ء	۴۳	۷٫۹۲
۱۳۔	۱۹۹۹ء	۴۹	۹٫۰۲
۱۴۔	۲۰۰۴ء	۴۵	۸٫۲۹
۱۵۔	۲۰۰۹ء	۵۹	۱۰٫۸۷
۱۶۔	۲۰۱۴ء	۶۶	۱۲٫۱۵

دی ہوئی جدول کا بغور مطالعہ کیجیے اور درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

- خاتون ارکانِ پارلیمنٹ کی سب سے کم تعداد کس سال کے الیکشن میں تھی؟
- خاتون ارکانِ پارلیمنٹ کی سب سے زیادہ تعداد کس سال کے الیکشن میں تھی؟
- جدول کی معلومات کی مدد سے لوک سبھا کے الیکشن میں خاتون ارکانِ پارلیمنٹ (۱۹۵۱-۲۰۱۴ء) کا پائی چارٹ/ ستونی ترسیم (Bar Chart) تیار کیجیے۔

آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

عوامی زندگی میں خواتین کی موجودگی کم ہی ہے۔ خاندانی نظام، سماجی ماحول، معاشی شعبے اور سیاسی میدان زیادہ سے زیادہ پابندیوں سے آزاد ہوتے جائیں تو خواتین کو فیصلہ کرنے کے عمل میں شامل ہوکر مجموعی سیاسی کام کاج کو ایک نیا رخ دینے کا موقع ملے گا۔ اس کے لیے نمائندگی والے اداروں میں خواتین کی شمولیت میں اضافہ کرنا چاہیے۔

عدلیہ کا کردار

جمہوریت کو مضبوط بنانے کے عمل میں اور سماجی انصاف و مساوات کے مقاصد کے حصول کی سمت میں ملک کو ترقی دینے کے سلسلے میں بھارت کی عدالتوں کا کردار بہت اہم ہے۔ عدالتوں نے دستور کے مندرجات کے مفہوم کو سمجھنے میں دستور کے بنیادی مقاصد اور دستور سازوں کی نیت اور ارادوں کو ترجیح دی ہے۔ اس سلسلے میں عدالتوں کے کارناموں کو درج ذیل نکات کی مدد سے سمجھنا آسان ہوگا۔

(۱) دستور کا بنیادی ڈھانچا : دستور جامد نہیں ہوتا ہے۔ یہ کسی زندہ دستاویز (living document) کی طرح ہوتا ہے۔ حالات کے مطابق دستور میں ترمیم کرنا پڑتی ہے اور یہ اختیار پارلیمنٹ کو حاصل ہے۔ پارلیمنٹ کے اس اختیار کو تسلیم کرتے ہوئے عدالت نے پارلیمنٹ کو اس کے اختیارات کی حد سے واقف کردیا ہے۔ عدالت نے یہ موقف اختیار کیا کہ دستور میں ترمیم کرتے وقت پارلیمنٹ 'دستور کی بنیادی ساخت' (Basic Structure of the Constitution) کو نقصان نہ پہنچائے۔

یہ بھی جان لیجیے۔

دستور کی بنیادی ساخت میں بالعموم درج ذیل شقیں شامل ہیں۔

- حکومت کی عوامی اور جمہوری نوعیت
- دستور کی وفاقی حکومتی نوعیت
- ملک کے اتحاد و یکجہتی کا تحفظ
- ملک کا اقتدارِ اعلیٰ
- مذہبی غیر جانبداری اور دستور کی برتری

(۲) اہم عدالتی فیصلے : دستور میں درج بنیادی حقوق کے ذریعے شہریوں کو جو تحفظ حاصل ہے اسے مزید با معنی اور اہم بنانے کے نقطۂ نظر سے عدالت نے کئی فیصلے دیے ہیں۔ عدالت نے جن موضوعات پر فیصلے دیے ہیں ان میں حقوقِ اطفال، انسانی حقوق کی نگہداشت، خواتین کے وقار اور عزّتِ نفس کو قائم رکھنے کی ضرورت، فرد کی آزادی، ادی واسیوں کو باصلاحیت بنانے جیسے موضوعات شامل ہیں۔ عدالتوں کے مذکورہ موضوعات پر فیصلوں کے سبب بھارت میں سیاسی عمل کو پختہ کرنے میں مدد ہوئی ہے۔

یہ سمجھ لیجیے! اہم ہے۔

جمہوریت کے لیے اچھی حکومت یا حکومتی کام کاج کا عمدہ ہونا ضروری ہے۔ اس کے لیے درج ذیل خصوصیات کی شمولیت ضروری ہے۔ اچھی حکومت کی ان خصوصیات کو جمہوریت میں پروان چڑھانے کے لیے کیا کرنا ہوگا؟

- ذمہ داریوں سے واقفیت رکھنے والی حکومت
- مؤثر اور فعال حکومت
- جوابدہ حکومت
- انصاف پر مبنی اور مکمل ترقی
- سرکاری نظام اور فیصلے کے عمل میں عوام کی شمولیت

بتائیے تو بھلا!

سپریم کورٹ نے پچھلے چند برسوں میں مذکورہ موضوعات پر جو فیصلے دیے ہیں انھیں تلاش کیجیے اور ان پر مباحثہ کیجیے۔

ہم نے اس سبق میں بھارت میں جمہوریت کے تعلق سے دستور اور اس پر مبنی حکومت کی پیش رفت کا جائزہ لیا ہے۔ بھارتی جمہوریت کو کئی چیلنجز درپیش ہیں۔ حکومت کے قوانین اور پالیسیوں کے ذریعے تمام مسائل کا خاتمہ نہیں ہوسکا ہے۔ آج بھی ہمارے سامنے کئی نئے مسائل ہیں لیکن اطمینان کی بات یہ ہے کہ جمہوریت کے لیے درکار افراد بھی مستعد ہیں۔

اگلے سبق میں ہم بھارت میں انتخابی عمل کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ مہاراشٹر میں مقامی حکومتی اداروں میں خواتین کے لیے .... نشستیں محفوظ رکھی گئی ہیں۔

(الف) ۲۵٪ (ب) ۳۰٪

(ج) ۴۰٪ (د) ۵۰٪

۲۔ ذیل کے کس قانون کے ذریعے خواتین کو اپنی آزادی برقرار رکھنے اور ذاتی ترقی کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا گیا ہے؟

....

(الف) حق معلومات قانون

(ب) جہیز مخالف قانون

(ج) تحفظِ غذا قانون

(د) ان میں سے کوئی بھی نہیں

۳۔ جمہوریت کی روح یعنی ....

(الف) بالغ رائے دہی

(ب) حکومت کی لامرکزیت

(ج) محفوظ نشستوں کی پالیسی

(د) عدالتی فیصلے

(۲) درج ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ بیان کیجیے۔

۱۔ بھارتی جمہوریت کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت تسلیم کیا جاتا ہے۔

۲۔ حقِ معلومات کی وجہ سے حکومت کے کام کاج میں رازداری بڑھ گئی ہے۔

۳۔ دستور کسی زندہ دستاویز کی مانند ہوتا ہے۔

(۳) نوٹ لکھیے۔

۱۔ اقلیتوں سے متعلق پیش بندی

۲۔ محفوظ نشستوں سے متعلق پالیسی

۳۔ لوک سبھا میں خواتین کی نمائندگی

(۴) درج ذیل تصورات کو واضح کیجیے۔

۱۔ حقوق پر مبنی نقطۂ نظر

۲۔ حقِ معلومات

(۵) درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

۱۔ رائے دہندوں کی عمر ۲۱ سال سے گھٹا کر ۱۸ سال کرنے کے کیا اثرات ہوئے؟

۲۔ سماجی انصاف قائم کرنے سے کیا مراد ہے؟

۳۔ عدالت کے کن فیصلوں کی وجہ سے خواتین کی عزّت اور وقار کا تحفّظ ہوا ہے؟

سرگرمی

۱۔ اپنے استاد کی مدد سے معلوم کیجیے کہ حقِ معلومات کے ذریعے کون سی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں؟

۲۔ اقلیتی طلبہ کو حکومت کی جانب سے جو سہولتیں دستیاب ہیں ان کی فہرست بنائیے۔

۳۔ قومی الیکشن کمیشن کے مستند ویب سائٹ پر جا کر اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

۴۔ مقامی حکومتی ادارے میں آپ کے علاقے کی نمائندگی کرنے والی خاتون نمائندے سے ملاقات کر کے ان کا انٹرویو لیجیے۔

3ZAA56

۲۔ انتخابی عمل

بھارت نے جمہوریت کی سمت میں جو پیش رفت کی ہے اس میں انتخابات (الیکشن) کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ الیکشن اور نمائندگی جمہوریت سے متعلق انتہائی اہم عمل ہیں۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ انتخابات کے ذریعے عوامی نمائندوں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ انتخابات کی وجہ سے حکومت پرامن طریقے سے تبدیل کی جاتی ہے۔ مختلف پارٹیوں کو حکومت کا کام کاج کرنے کا موقع ملتا ہے۔ حکومت کی پالیسیوں میں تبدیلی آتی ہے اور سماجی زندگی بھی بدلتی ہے۔ ہماری دِلی خواہش ہوتی ہے کہ ہم جس نمائندے کا انتخاب کریں وہ فعال، ایماندار، قابلِ اعتبار، عوامی رائے کا احترام کرنے والا ہو۔ ہم جس انتخابی عمل کے ذریعے انھیں منتخب کرتے ہیں وہ انتخابی عمل بھی آزادانہ، منصفانہ اور قابلِ اعتبار ہونا چاہیے۔ اس نظریے سے بھارت کے دستور نے انتخابات کرانے کے لیے ایک آزاد الیکشن کمیشن کا انتظام کیا ہے۔

بھارت کا مرکزی الیکشن کمیشن اور ریاستی سطح پر ریاستی الیکشن کمیشن ہمارے ملک کے تمام اہم انتخابات کا انتظام کرتے ہیں۔ الیکشن کی تاریخ کا اعلان کرنے کے بعد سے الیکشن کے نتائج کا اعلان ہونے تک انتخابات کا سارا عمل الیکشن کمیشن کی رہنمائی اور نگرانی میں انجام پاتا ہے۔ انتخابی عمل ایک بڑے اور وسیع جمہوری عمل کا اٹوٹ حصہ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

نمائندگی سے کیا مراد ہے؟ جدید جمہوریت نمائندہ جمہوریت ہے۔ جمہوریت میں فیصلے کے عمل میں ساری عوام کو شامل کرنا ممکن نہیں ہے۔ اسی وجہ سے عوام کی طرف سے بعض افراد کو حکومتی کام کاج کے لیے بطور نمائندہ منتخب کرنے کا طریقہ اختیار کیا گیا۔ توقع کی جاتی ہے کہ نمائندے عوام کو جوابدہ ہوں اور عوامی فلاح و بہبود کو فوقیت دے کر حکومتی کام کاج انجام دیں۔

اس سبق میں ہم الیکشن کمیشن کی ساخت، فرائض اور کردار کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ انتخابی عمل میں جن اصلاحات کی ضرورت ہے ان پر بھی گفتگو کریں گے۔

الیکشن کمیشن

بھارت میں انتخابی عمل کا مرکز و محور الیکشن کمیشن ہے۔ دستورِ ہند کی دفعہ ۳۲۴ کی رُو سے ایک خود مختار نظام تشکیل دیا گیا ہے جس میں ایک چیف الیکشن کمشنر اور دو الیکشن کمشنر ہوتے ہیں۔

صدر جمہوریہ الیکشن کمشنروں کو نامزد کرتے ہیں۔ الیکشن کمیشن کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لیے چیف الیکشن کمشنر کو آسانی سے یا کسی سیاسی سبب سے عہدے سے برطرف نہیں کیا جاتا۔ الیکشن کمیشن کے اخراجات کے لیے علیحدہ مالی انتظام کیا گیا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سُکُمار سین

آزاد بھارت کے پہلے چیف الیکشن کمشنر سُکُمار سین تھے۔ سین ۱۹۲۱ء میں برطانوی دور میں انڈین سول سروس میں داخل ہوئے۔ ۱۹۵۰ء میں الیکشن کمیشن قائم ہونے کے بعد انھیں الیکشن کمشنر کے عہدے پر فائز کیا گیا۔ انتہائی ناسازگار اور مشکل حالات میں بھی سین نے بڑی مہارت سے کمیشن کا کام کاج سنبھالا۔

الیکشن کمیشن کے اپنے ملازمین نہیں ہیں۔ دیگر انتظامی شعبوں کے افسران، اساتذہ اور ملازمین کی مدد سے انتخابی عمل

انجام دیا جاتا ہے۔

الیکشن کمیشن کے فرائض

(۱) رائے دہندگان کی فہرست (ووٹر لسٹ) تیار کرنا :
۱۸ر سال کی عمر مکمل کرنے والے ہر بھارتی شہری کو ووٹ دینے کا حق ہے۔ اس کے لیے ووٹر لسٹ میں اس کا نام ہونا ضروری ہے۔ ووٹر لسٹ تیار کرنے، اسے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے، نئے رائے دہندوں کے نام شامل کرنے وغیرہ کا کام الیکشن کمیشن انجام دیتا ہے۔ رائے دہندوں کو شناختی کارڈ دینے کا اختیار الیکشن کمیشن کو حاصل ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

رائے دہندگان کے اندراج کے لیے رائے دہندگان بیداری مہم چلائی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں 'قومی یومِ رائے دہندگان' منایا جاتا ہے۔

(۲) انتخابات کا نظام الاوقات اور مکمل پروگرام طے کرنا : الیکشن کا مکمل انتظام کرنا الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہونے کی وجہ سے الیکشن کمیشن ہی یہ طے کرتا ہے کہ کس ریاست میں کب اور کتنے مرحلوں میں انتخابات کروانے ہیں۔

(۳) اُمیدواروں کی عرضی کی جانچ : الیکشن کی تاریخ کا اعلان ہونے کے بعد مختلف سیاسی پارٹیاں اپنے اُمیدواروں کو الیکشن میں کھڑا کرتی ہیں۔ بعض اُمیدوار کسی پارٹی کی حمایت کے بغیر آزادانہ طور پر الیکشن لڑتے ہیں۔ الیکشن لڑنے کے خواہشمند اُمیدواروں کو پرچۂ نامزدگی بھرنا پڑتا ہے جس میں اپنے بارے میں تمام معلومات دینا پڑتی ہے۔ الیکشن کمیشن ان پرچوں کی باریکی سے چھان بین کرتا ہے اور اہل اُمیدواروں کو الیکشن لڑنے کی اجازت دیتا ہے۔

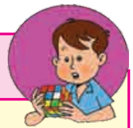

یہ کرکے دیکھیے۔

- اُمیدواروں کے لیے صرف عمر کی شرط ہونے کے باوجود الیکشن کمیشن کو دیگر معلومات دینا کیوں اہمیت رکھتا ہے؟
- اُمیدواروں کو اپنی دولت اور املاک کی معلومات الیکشن کمیشن کو کیوں دینی پڑتی ہے؟

(۴) سیاسی پارٹیوں کو منظوری دینا : ہمارے ملک میں کثیر پارٹی نظام رائج ہے۔ نئی نئی پارٹیاں بنتی رہتی ہیں۔ ایک پارٹی ٹوٹ کر اس میں سے نئی پارٹی وجود میں آتی ہے۔ اس طرح کی تمام پارٹیوں کے لیے الیکشن کمیشن کی منظوری ضروری ہے۔ کسی پارٹی کی منظوری کو ختم کرنے کا اختیار بھی الیکشن کمیشن کو حاصل ہے۔ الیکشن کمیشن سیاسی پارٹیوں کو انتخابی نشان دیتا ہے۔

(۵) الیکشن سے متعلق تنازعات حل کرنا : الیکشن سے متعلق کوئی تنازعہ پیدا ہوجائے تو اسے حل کرنا الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس بنا پر کسی حلقۂ انتخاب میں دوبارہ الیکشن کروانے یا اُمیدوار کو نااہل قرار دینے کا کام الیکشن کمیشن انجام دیتا ہے۔

کیا آپ بتا سکیں گے؟

سیاسی پارٹیوں کو منظوری دینے کے لیے الیکشن کمیشن کون سی شرائط عائد کرتا ہے؟

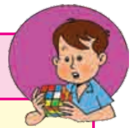

ایسا کیوں؟

- درج فہرست ذات و درج فہرست قبائل کے لیے چند حلقۂ انتخاب محفوظ رکھے جاتے ہیں۔
- تمام سیاسی پارٹیوں کا اپنا اپنا انتخابی نشان ہوتا ہے۔
- رائے دہی کے وقت اور رائے شماری کے وقت سیاسی پارٹیوں کے مستند نمائندے حاضر رہتے ہیں۔
- ٹیلی وژن اور ریڈیو جیسے ذرائع ابلاغ پر اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کے لیے تمام منظور شدہ پارٹیوں کو یکساں موقع دیا جاتا ہے۔

حلقۂ انتخاب کی تشکیلِ نو : لوک سبھا کے ارکان کی کل تعداد ۵۴۳ ہے۔ یہ ارکان کس طرح منتخب ہوتے ہیں؟ ہر رکن ایک حلقۂ انتخاب کی نمائندگی کرتا ہے۔ اسی بنا پر لوک سبھا کے ۵۴۳/انتخابی حلقے تشکیل دینے کا کام الیکشن کمیشن کی حد بندی کمیٹی (Delimitation Commission) کرتی ہے۔ مذکورہ کمیٹی کسی بھی دباؤ میں نہ آتے ہوئے حلقۂ انتخاب کی تشکیلِ نو کا کام کرتی ہے۔

آپ کیا کریں گے؟

رائے دہی ہمارا فرض ہے اور ذمہ داری بھی!

آپ کے خیال میں ذیل میں سے کون سے دو اُمور ضابطۂ اخلاق کی خلاف ورزی کرتے ہیں؟

- اُمیدوار کی جانب سے کالونی میں گھریلو استعمال کی چیزوں کی تقسیم۔
- منتخب کرنے پر پانی کا مسئلہ حل کرنے کا وعدہ۔
- گھر گھر جاکر رائے دہندگان سے ملاقات کرنا اور ووٹ دینے کی درخواست کرنا۔
- ذات اور مذہب کے نام پر اپیل کرکے حمایت حاصل کرنا۔

ضابطۂ اخلاق برائے رائے دہندگان میں آپ کون سے اُصول اور قانون شامل کریں گے؟

ذہن نشین کیجیے۔

ہماچل پردیش کے شیام شرن نیگی بھارت کے پہلے رائے دہندہ تھے۔ ۲۵/اکتوبر ۱۹۵۱ء کو ہونے والے لوک سبھا الیکشن میں انھوں نے اپنا حقِ رائے دہی استعمال کیا تھا۔

انتخابی طریقِ عمل

حلقۂ انتخاب کی تشکیل
↓
ووٹرلسٹ کی تیاری
↓
اُمیدواروں کی طرف سے پرچۂ نامزدگی اور جانچ
↓
انتخابی تشہیر
↓
عملاً رائے دہی
↓
ووٹوں کی گنتی
↓
الیکشن کا نتیجہ
↓
الیکشن سے متعلق تنازعات کی یکسوئی

ضابطۂ اخلاق سے کیا مراد ہے؟

بھارت میں زیادہ سے زیادہ آزادانہ اور منصفانہ ماحول میں انتخابات کرانے کے لیے الیکشن کمیشن علیحدہ سے جن تدابیر پر عمل پیرا ہے ان میں ضابطۂ اخلاق (code of conduct) کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ پچھلی کئی دہائیوں سے الیکشن کمیشن نے اپنے سارے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے الیکشن میں ہونے والے سارے غلط کاموں کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ ضابطۂ اخلاق میں واضح کردیا گیا ہے کہ الیکشن سے قبل کچھ عرصے تک اور الیکشن کے درمیان حکومت، سیاسی پارٹیاں اور رائے دہندگان انتخابات سے متعلق کن اُصولوں پر عمل کریں۔ انتظامیہ بھی ان اُصولوں کی خلاف ورزی نہیں کرسکتی۔ پچھلے کئی انتخابات میں ضابطۂ اخلاق کے تعلق سے ہونے والی کارروائیوں کے سبب عام ووٹر مطمئن دِکھائی دیتا ہے۔

آزادانہ اور منصفانہ الیکشن کو درپیش چیلنجز : ہمارے ملک کی وسعت اور رائے دہندگان کی تعداد کے پیشِ نظر الیکشن کروانا بہت ہی دشوار کام ہے۔ الیکشن کمیشن کو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ان دشواریوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ ذیل میں چند دشواریوں کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً

- الیکشن میں مالی بدعنوانیاں بڑے پیمانے پر ہورہی ہیں۔ انھیں روکنے کے لیے الیکشن کمیشن کو مختلف تدابیر اختیار کرنا پڑتی ہیں۔
- بعض اُمیدواروں کا مجرمانہ پس منظر ہونے کے باوجود سیاسی پارٹیاں انھیں ٹکٹ دیتی ہیں اور وہ منتخب بھی ہوجاتے ہیں۔ اس وجہ سے سیاست پر جرائم اثر انداز ہوتے ہیں اور الیکشن کمیشن کے لیے آزادانہ ماحول برقرار رکھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔
- الیکشن کے دوران ہونے والے پُرتشدد واقعات بھی ایک بڑا چیلنج ہیں۔ تشدد کے ان واقعات کا تناسب بڑھتا جارہا ہے۔ انھیں روکنے کے لیے تمام سیاسی پارٹیوں کو آگے بڑھ کر الیکشن کمیشن کی مدد کرنا چاہیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

پہلی لوک سبھا کے الیکشن کے موقع پر ووٹرلسٹ تیار کرنا بہت ہی دشوار کام تھا۔ ہمارے ملک میں ناخواندگی کی شرح زیادہ تھی۔ اس وجہ سے رائے دہی کا مخصوص طریقہ استعمال کیا گیا۔ رائے دہی کے لیے اسٹیل کی تقریباً بیس لاکھ پیٹیاں تیار کی گئیں اور ان پیٹیوں پر پارٹیوں کے انتخابی نشان چسپاں کیے گئے۔ رائے دہی کا یہ طریقہ طے کیا گیا کہ جس پارٹی کو ووٹ دینا ہے اس پارٹی کے انتخابی نشان والی پیٹی میں رائے دہندہ کورا کاغذ تہہ کرکے ڈال دے۔ اس طریقے کی وجہ سے ناخواندہ افراد بھی ووٹ دے پائے۔

- سیاست پر اپنے خاندان کا اثر قائم رکھنے کے لیے رشتے داروں کو ہی اُمیدوار بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے نمائندگی والے اداروں میں خاندانی اجارہ داری پیدا ہوسکتی ہے۔

غور کیجیے۔

- خاندانی حکومت کی وجہ سے سیاسی پارٹیوں کو کون سا نقصان ہوتا ہوگا؟
- 'ایک ووٹ، ایک قیمت' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

انتخابی اصلاحات : الیکشن ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔ الیکشن پر جمہوریت کے مستقبل کا انحصار ہے۔ مناسب اصلاحات کی جائیں تو انتخابی طریقِ عمل کے اعتبار میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ ذیل میں انتخابی اصلاحات کے لیے چند تجویزیں بیان کی گئی ہیں۔ آپ کے خیال میں ان کے کیا اثرات ہوں گے؟

- سیاست میں خواتین کی نمائندگی بڑھانے کے لیے سیاسی پارٹیاں اُمیدواروں کا انتخاب کرتے وقت ۵۰٪ خواتین کو اُمیدوار بنائیں اور انھیں منتخب کروانے کی کوشش کریں۔
- سیاسی پارٹیاں مجرمانہ پس منظر کے حامل افراد کو اُمیدوار نہ بنائیں۔ اس سلسلے میں عدالتی فیصلوں پر پوری طرح عمل پیرا ہوں۔
- انتخابات کا پورا خرچ حکومت برداشت کرے تاکہ سیاسی پارٹیاں مالی بدعنوانیوں کی مرتکب نہ ہوں۔ اس طرح الیکشن میں روپیوں کا غلط استعمال روکا جا سکے گا۔
- عوامی نمائندگی کے قانون میں اس نظریے سے ترمیم کریں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ مجرمانہ پس منظر کے حامل اُمیدوار الیکشن میں حصہ نہ لے سکیں۔

رائے دہی کے صندوق سے ای۔وی۔ایم مشین تک کا سفر

آزاد بھارت میں پہلا الیکشن ۵۲-۱۹۵۱ء میں ہوا۔ اس زمانے میں الیکشن کی سیاست کو اور اس کے توسط سے جمہوری نظام کو ایک شکل دینے کا آغاز کیا گیا۔ ابتدا میں کئی انتخابات میں رائے دہی کے صندوق (بیالٹ باکس) استعمال کی گئیں۔ ۱۹۹۰ء کی دہائی سے الیکٹرانک ووٹنگ مشین (EVM Machine) کا استعمال شروع ہوا۔ مشین کا استعمال کرنے سے ووٹ دینے میں کئی سہولتیں حاصل ہوئیں۔

ای۔وی۔ایم مشین پر دِکھائے گئے اُمیدواروں میں سے کسی کو بھی ووٹ نہ دینا ہو تو رائے دہندے کے لیے 'اوپر میں سے کوئی نہیں' (None Of The Above - NOTA) کا متبادل استعمال کرنا ممکن ہوگیا۔ معذور افراد کے لیے بھی ووٹ دینا آسان ہوگیا۔ ماحولیات کے تحفظ میں مدد ہوئی۔ خاص طور پر درختوں کو کاٹنے پر روک لگ گئی۔ علاوہ ازیں الیکشن کے نتائج کا اعلان جلد ہونے لگا۔

اسے بھی جان لیجیے۔

عام انتخابات : ہر پانچ سال پر ہونے والے لوک سبھا کے الیکشن کو عام انتخابات (جنرل الیکشن) کہتے ہیں۔

وسط مدتی انتخابات : منتخبہ حکومت مدت پوری ہونے سے پہلے اقلیت میں آجائے یا متحدہ محاذ کی حکومت ہو یا اقتدار میں شامل پارٹیاں حمایت واپس لے لیں تو حکومت کی اکثریت ختم ہوجاتی ہے۔ متبادل حکومت کے قیام کا امکان نہ ہوتو ایسی صورت میں مدت پوری ہونے سے قبل الیکشن کروانا پڑتا ہے جسے وسط مدتی انتخابات (Mid-term Poll) کہتے ہیں۔

ضمنی انتخاب : وِدھان سبھا، لوک سبھا اور مقامی حکومتی اداروں میں کوئی نمائندہ استعفیٰ دے دے یا کوئی نمائندہ فوت ہوجائے تو وہ جگہ خالی ہوجاتی ہے۔ اس جگہ کو بھرنے کے لیے اُس حلقے میں دوبارہ الیکشن کروایا جاتا ہے جسے ضمنی الیکشن کہتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

۸/ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو الیکشن کمیشن نے ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی۔ کمیٹی نے الیکٹرونک ووٹنگ مشین میں رائے دہندے کی جانچ کی رسید VVPAT (Voter Verified Paper Audit Trail) کی سہولت فراہم کرنے کی سفارش کی۔ تمام سیاسی پارٹیوں نے اس کی حمایت کی۔ اس طرح رائے دہندے کو اس بات کی جانچ کرنے کی سہولت ہوگئی کہ اس کا دیا ہوا ووٹ صحیح طریقے سے درج ہوا یا نہیں۔ انتخابات میں ہونے والی بدعنوانیوں کی روک تھام کے لیے یہ اہم اقدام کیا گیا ہے۔

اس سبق میں ہم نے انتخابی عمل کے مختلف پہلوؤں پر غور وخوض کیا۔ اگلے سبق میں ہم بھارت کی سیاسی پارٹیوں کا مطالعہ کریں گے۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ الیکشن کمشنر کی نامزدگی .... کرتا ہے۔

(الف) صدر جمہوریہ (ب) وزیر اعظم

(ج) لوک سبھا اسپیکر (د) نائب صدر جمہوریہ

۲۔ آزاد بھارت میں پہلے چیف الیکشن کمشنر کے طور پر .... کو نامزد کیا گیا تھا۔

(الف) ڈاکٹر راجندر پرساد (ب) ٹی۔این۔شیشن

(ج) سُکمار سین (د) نیلا ستیہ نارائن

۳۔ حلقۂ انتخاب تشکیل دینے کا کام الیکشن کمیشن کی .... کمیٹی انجام دیتی ہے۔

(الف) انتخابی (ب) حد بندی

(ج) رائے دہی (د) نظام الاوقات

(۲) درج ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ بیان کیجیے۔

۱۔ الیکشن کمیشن انتخابات کے دوران ضابطۂ اخلاق نافذ کرتا ہے۔

۲۔ مخصوص حالات میں الیکشن کمیشن کسی حلقۂ انتخاب میں دوبارہ انتخاب کرواتا ہے۔

۳۔ ریاستی حکومت طے کرتی ہے کہ کسی ریاست میں کب اور کتنے مرحلوں میں الیکشن کروایا جائے۔

(۳) نوٹ لکھیے۔

۱۔ انتخابی حلقوں کی تشکیلِ نو

۲۔ ووٹ پیٹی سے ای۔وی۔ایم مشین تک کا سفر

(۴) درج ذیل تصوراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

الیکشن کمیشن
(کردار)
....
....
....

رائے دہندہ
(کردار)
....
....
....

انتخابی عمل

سیاسی پارٹی اوراس کے اُمیدوار (کردار)
....
....

(۵) مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ الیکشن کمیشن کے فرائض بیان کیجیے۔

۲۔ الیکشن کمشنر کے عہدے کے بارے میں مزید معلومات لکھیے۔

۳۔ واضح کیجیے کہ انتخابی ضابطۂ اخلاق سے کیا مراد ہے؟

سرگرمی

اسکول میں مصنوعی انتخابی عمل (mock poll) کا اہتمام کرکے انتخابی عمل کو سمجھیے۔

3ZJ66T

۳۔ سیاسی پارٹیاں

پچھلے سبق میں ہم نے دستور کی پیش رفت اور انتخابی عمل کا مطالعہ کیا۔عوام، جمہوریت، نمائندگی اور الیکشن ان سب کو جوڑنے والی سب سے اہم کڑی سیاسی پارٹی ہے۔ ہم سیاست کے تعلق سے جو سنتے یا پڑھتے ہیں ان میں سے بیشتر ان پارٹیوں سے متعلق ہوتی ہیں۔ تمام جمہوری نظام میں سیاسی پارٹیوں کا وجود پایا جاتا ہے۔مختصر یہ کہ جمہوریت کی وجہ سے سیاسی پارٹیوں میں اقتدار کے لیے مقابلہ آرائی ہوتی ہے۔ اس سبق میں ہم بھارت میں سیاسی پارٹیوں کے نظام سے متعارف ہوں گے۔

آپ نے اپنے اسکول اور آس پاس کئی گروہ، ادارے یا تنظیمیں دیکھی ہوں گی جو کسی نہ کسی کام میں تعاون کرتی ہیں۔ عوامی مسائل حل کرنے میں کوئی تنظیم پہل کرتی ہے۔ آپ نے مختلف تحریکوں کے احتجاج کے بارے میں بھی پڑھا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سماج میں گروہ، ادارے، تحریک فعال ہوتی ہے اسی طرح سیاسی پارٹیاں بھی الیکشن لڑنے کے لیے پیش قدمی کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ سماج کے دیگر اداروں، تنظیموں اور سیاسی پارٹیوں میں فرق ہوتا ہے۔ سیاسی پارٹی بھی سماجی تنظیم ہی ہوتی ہے لیکن اس کے مقاصد اور طریقۂ کار الگ ہوتے ہیں۔ اس پس منظر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب لوگ سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لیے اکٹھا ہوکر انتخابی عمل میں شریک ہوتے ہیں تب اس تنظیم کو 'سیاسی پارٹی' کہا جاتا ہے۔ سیاسی پارٹی سے مراد الیکشن لڑنے اور جیتنے کے بعد اقتدار حاصل کرکے اپنی پارٹی کی حکومت قائم کرنے والے لوگوں کا گروہ ہے۔

سیاسی پارٹیوں کی چند امتیازی خصوصیات حسبِ ذیل ہیں۔

اقتدار حاصل کرنا : سیاسی پارٹیوں کا مقصد الیکشن کے توسط سے صرف اقتدار حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مختلف سیاسی پارٹیاں ہمیشہ ایک دوسرے سے نبرد آزما رہتی ہیں۔ اس طرح کی مقابلہ آرائی نامناسب بالکل نہیں ہے۔ البتہ یہ مقابلہ آرائی مثبت انداز میں ہونی چاہیے۔

فلسفیانہ بنیاد : ہر سیاسی پارٹی مخصوص پالیسیوں اور نظریات کی حامی ہوتی ہے۔ عوامی مسائل کے تعلق سے ان کا مخصوص نقطۂ نظر ہوتا ہے۔ ان سب سے مل کر پارٹی کا فلسفہ وجود میں آتا ہے۔ جو لوگ اس فلسفے کو صحیح سمجھتے ہیں وہ اس پارٹی کی حمایت کرتے ہیں۔ پارٹی کو لوگوں کی جو حمایت حاصل ہوتی ہے اسے 'عوامی حمایت' کہتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں تمام سیاسی پارٹیوں کا فلسفہ تقریباً یکساں ہے۔ اس وجہ سے پارٹیوں میں فلسفے کی بنیاد پر فرق کرنا مشکل ہوگیا ہے۔

پارٹی پروگرام : اپنے فلسفے کو عمل میں لانے کے لیے سیاسی پارٹیاں اس پر مبنی پروگرام تیار کرتی ہیں۔ اقتدار ملنے پر اس پروگرام پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ اقتدار نہ ملے تب بھی اس پروگرام کی مدد سے عوام کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حکومت قائم کرنا : سیاسی پارٹیاں حکومت قائم کرتی ہیں اور ملک کے انتظامی اُمور انجام دیتی ہیں۔ یہ کام دراصل الیکشن میں اکثریت حاصل کرنے والی پارٹی کا ہوتا ہے۔ جو پارٹیاں اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہتی ہیں وہ حزبِ اختلاف (اپوزیشن پارٹی) کے طور پر کام کرتی ہیں۔

حکومت اور عوام کے درمیان کڑی : سیاسی پارٹیاں حکومت اور عوام کے درمیان رابطے کی کڑی کی حیثیت سے کام کرتی ہیں۔ سیاسی پارٹیاں عوامی مطالبات اور شکایات کو حکومت تک پہنچانے کا کام کرتی ہیں جبکہ حکومت پارٹیوں کے توسط سے اپنی پالیسیوں اور پروگراموں پر حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

اخبار میں شائع شدہ درج ذیل خبروں سے آپ نے جو سمجھا ہے اسے مختصراً بیان کیجیے۔

- برسرِ اقتدار پارٹی کے خلاف ممبئی میں تمام اپوزیشن پارٹیوں کی میٹنگ ہوئی۔ کسانوں کا مسئلہ اُٹھائیں گے۔
- برسرِ اقتدار پارٹی نے دیہی علاقوں میں سوال جواب کا اہتمام کیا۔

فرض کیجیے کہ آپ حزبِ اختلاف (اپوزیشن پارٹی) کے لیڈر ہیں اور آپ کی پارٹی کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ حکومت نے شعبۂ صحت میں بہتر کام نہیں کیا ہے۔ اپوزیشن پارٹی لیڈر کی حیثیت سے آپ کیا کریں گے؟

غور کیجیے اور لکھیے۔

مہاتما گاندھی، ونوبا بھاوے اور جے پرکاش نارائن نے 'پارٹی کے بغیر' جمہوریت کا تصور پیش کیا۔ موجودہ دور میں ایسی جمہوریت وجود میں لانا ہو تو کیا کرنا ہوگا؟

بھارت میں پارٹی نظام کی بدلتی صورت :

(۱) آزادی کے بعد کے زمانے میں کانگریس ایک طاقتور پارٹی تھی۔ چند مقامات کو چھوڑ کر مرکز اور ریاستی سطح پر اس پارٹی کو اکثریت حاصل تھی۔ ملکی سیاست پر مذکورہ پارٹی کی گرفت مضبوط تھی۔ اس وجہ سے اس زمانے کے پارٹی نظام کا ذکر 'ایک مضبوط پارٹی نظام' کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔

(۲) ایک مضبوط پارٹی نظام کو ۱۹۷۷ء میں چیلنج کیا گیا۔ غیر کانگریسی پارٹیوں نے متحد ہو کر یہ چیلنج دیا تھا۔

(۳) ۱۹۸۹ء کے لوک سبھا انتخابات کے بعد سیاست میں صرف ایک سیاسی پارٹی کی بالادستی کا سلسلہ بند ہو گیا۔ اس کے بعد کے زمانے میں کئی پارٹیوں نے مل کر متحدہ محاذ کی حکومت قائم کرنے کا آغاز کیا۔ محاذی حکومت قائم کرنے کا تجربہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور کانگریس دونوں پارٹیوں نے کیا۔ ہمارے ملک کے پارٹی نظام نے اس بات کو غلط ثابت کر دیا کہ محاذی حکومت عدم استحکام پیدا کرتی ہے۔ متحدہ محاذ کی حکومت یا مخلوط حکومت اب بھارت کے سیاسی نظام میں مستقل حیثیت اختیار کر گئی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- کسی ایک سیاسی پارٹی کے ہاتھوں میں طویل عرصے تک اقتدار ہو اور سیاست پر کسی دوسری سیاسی پارٹی کا اثر نہ ہو تو اسے 'ایک پارٹی نظام' کہتے ہیں۔
- سیاست میں دو سیاسی پارٹیوں کا اثر ہو اور اُلٹ پلٹ کر ان ہی دو پارٹیوں کے ہاتھوں میں اقتدار رہتا ہو تو اس طرزِ حکومت کو 'دو پارٹی نظام' کہتے ہیں۔
- کئی سیاسی پارٹیاں اقتدار کی دوڑ میں ہوں اور سب کا کم زیادہ سیاسی اثر ہو تو اسے 'کثیر پارٹی نظام' کہا جاتا ہے۔

عمل کیجیے۔

ذیل میں سیاسی پارٹیوں کے دو اہم محاذ دیے ہوئے ہیں۔ معلوم کیجیے کہ ان میں کون سی پارٹیاں شامل ہیں اور ان کے نام لکھیے۔

۱۔ قومی جمہوری محاذ (NDA)

۲۔ متحدہ ترقی پسند محاذ (UPA)

یہ بھی جان لیجیے۔

قومی پارٹی اور علاقائی پارٹی کسے کہتے ہیں؟

قومی پارٹی کی حیثیت سے منظوری حاصل کرنے کے لیے الیکشن کمیشن کی عائد کردہ شرائط کی تکمیل کرنا پڑتی ہے۔

(الف) چار یا زائد ریاستوں میں لوک سبھا یا وِدھان سبھا کے پچھلے الیکشن میں کم از کم ٦٪ ووٹ حاصل کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح پچھلے الیکشن میں کسی بھی ریاست سے یا ریاستوں سے لوک سبھا کے لیے کم از کم چار ارکان کا منتخب ہونا ضروری ہے۔

یا

(ب) لوک سبھا کے مجموعی انتخابی حلقوں کے کم از کم ۲٪ حلقۂ انتخاب سے اور کم از کم تین ریاستوں سے اُمیدواروں کا منتخب ہونا ضروری ہے۔

علاقائی یا ریاستی سطح کی پارٹی کی حیثیت سے منظوری کے لیے الیکشن کمیشن نے درج ذیل شرائط کا تعین کیا ہے۔

(الف) لوک سبھا یا وِدھان سبھا کے پچھلے الیکشن میں کم از کم ٦٪ ووٹ حاصل کرنا اور وِدھان سبھا کے لیے کم از کم دو ارکان کا منتخب ہونا ضروری ہے۔

یا

(ب) وِدھان سبھا کے ارکان کی کل تعداد کا کم از کم ٣٪ نشستوں یا کم از کم ٣ نشستیں حاصل کرنا ضروری ہے۔

آیئے، بھارت کی چند اہم سیاسی پارٹیوں کا تعارف حاصل کریں۔

قومی پارٹیاں

(بحوالہ: Election Commission of India, Notification No. 56/201/PPS-111, dated 13 December 2016)

(۱) اِنڈین نیشنل کانگریس : اِنڈین نیشنل کانگریس کا قیام ۱۸۸۵ء میں عمل میں آیا۔ قیام کے وقت یہ شمولیتی نوعیت کی پارٹی تھی جو ملک کی آزادی کی جدوجہد کرنے والی ایک تحریک تھی۔ اس وجہ سے اس میں مختلف طرزِ فکر کے گروہ اکٹھا ہو گئے تھے۔ آزادی کے بعد کانگریس سب سے زیادہ بااثر پارٹی کے طور پر اُبھری۔ شروع ہی سے اس پارٹی کی پالیسی مذہبی غیر جانبداری، ہمہ جہت ترقی، کمزور طبقات اور اقلیتی فرقوں کے لیے 'مساوی حقوق، وسیع سماجی فلاح و بہبود' پر مرکوز ہے۔ پارٹی نے اپنی مذکورہ پالیسی کے مطابق کئی پروگراموں پر عمل کیا ہے۔ پارٹی کو جمہوری اشتراکیت، بین الاقوامی امن اور سماجی مساوات پر بھروسا ہے۔

(۲) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا : مارکسی فلسفے پر مبنی اس پارٹی کا قیام ۱۹۲۵ء میں عمل میں آیا۔ یہ ملک کی ایک قدیم پارٹی ہے۔ یہ پارٹی محنت کشوں، مزدوروں اور کاریگروں کے مفادات کے حصول کے لیے کام کرتی ہے۔ یہ پارٹی سرمایہ داری کی مخالف ہے۔

۱۹٦۲ء کے آس پاس چین اور سوویت یونین ان دو اشتمالی (سوشلسٹ) ملکوں میں سے کس کی قیادت قبول کی جائے، اس مسئلے پر پارٹی کے لیڈروں میں فکری اختلاف پیدا ہوا اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا میں پھوٹ پڑ گئی اور ایک نئی پارٹی کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکس وادی) کا قیام عمل میں آیا۔

(۳) بھارتیہ جنتا پارٹی : بھارتیہ جنتا پارٹی قومی سطح کی ایک اہم پارٹی ہے۔ بھارتی جن سنگھ پارٹی ۱۹۵۱ء میں قائم ہوئی تھی۔ ۱۹۷۷ء میں قائم ہونے والی جنتا پارٹی میں بھارتی جن سنگھ ضم ہوگئی لیکن جنتا پارٹی زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہ سکی۔ جنتا پارٹی کے ٹوٹنے پر بھارتی جن سنگھ نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے نام سے ۱۹۸۰ء میں ایک نئی پارٹی کی بنیاد ڈالی۔ اس پارٹی کا موقف قدیم بھارتی تہذیب وروایات کا تحفظ کرنا ہے۔ یہ پارٹی معاشی اصلاحات پر زور دیتی ہے۔

(۴) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (ایم - مارکس وادی): یہ پارٹی سماج واد، مذہبی غیر جانبداری اور جمہوریت کی حامی ہے۔ یہ پارٹی سامراجیت کی مخالف ہے۔ کاریگروں، کسانوں اور زرعی مزدوروں کے مفادات کا تحفظ کرنا اس پارٹی کی پالیسی ہے۔

(۵) بہوجن سماج پارٹی : بہوجن سماج پارٹی سماج وادی فکر کی حامل ہے۔ یہ پارٹی ۱۹۸۴ء میں قائم ہوئی جس کا مقصد بہوجن سماج کے مفادات کا تحفظ ہے۔ 'بہوجن' سماج کے تصور میں دلت، ادی واسی، دیگر پسماندہ طبقات اور اقلیتیں شامل ہیں۔ پارٹی کا مقصد بہوجن سماج کو اقتدار دلانا ہے۔

(۶) نیشنلسٹ کانگریس پارٹی : کانگریس سے نکل کر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی بنیاد ۱۹۹۹ء میں ڈالی گئی۔ پارٹی جمہوریت، مساوات، مذہبی غیر جانبداری جیسے اقدار کی حمایت کرتی ہے۔ کانگریس کے ساتھ محاذ بنا کر یہ پارٹی مہاراشٹر میں ۱۹۹۹ء سے ۲۰۱۴ء تک اقتدار میں رہی۔ اسی طرح یہ پارٹی مرکز میں ۲۰۰۴ء سے ۲۰۱۴ء تک کانگریس کی زیر قیادت محاذ میں شامل رہی۔

(۷) ترنمول کانگریس : آل انڈیا ترنمول کانگریس پارٹی ۱۹۹۸ء میں قائم ہوئی۔ ۲۰۱۶ء میں الیکشن کمیشن نے اسے قومی پارٹی کا درجہ دیا۔ جمہوریت، مذہبی غیر جانبداری اور کمزور طبقات کا تحفظ اس پارٹی کی پالیسی ہے۔

لوک سبھا الیکشن ۲۰۰۹ء اور ۲۰۱۴ء میں قومی پارٹیوں کی حاصل کردہ نشستیں

سیاسی پارٹی کا نام	حاصل کردہ نشستیں	
	۲۰۰۹ء	۲۰۱۴ء
انڈین نیشنل کانگریس	۲۰۶	۴۴
کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا	۴	۱
بھارتیہ جنتا پارٹی	۱۱۶	۲۸۲
کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکس وادی)	۱۶	۹
بہوجن سماج پارٹی	۲۱	–
راشٹر وادی کانگریس	۹	۶

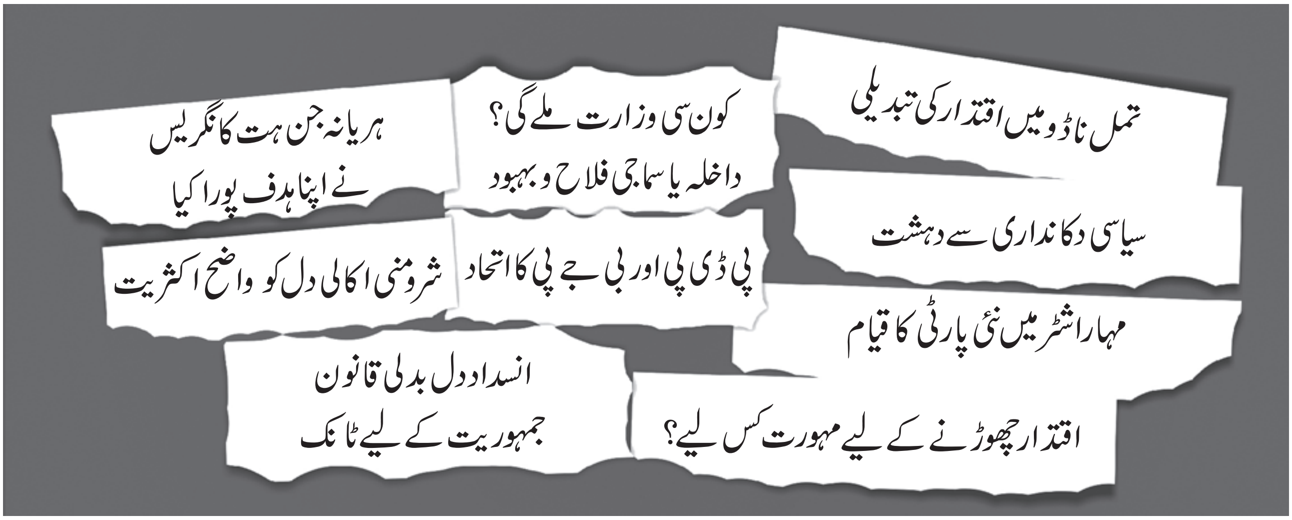

آپ نے اخبارات میں اس طرح کی خبریں پڑھی ہوں گی۔ اس سے ہمیں بھارتی وفاقی حکومت کی مختلف ریاستوں میں موجود پارٹیوں کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

- یہ پارٹیاں صرف ریاست تک کیوں محدود ہیں؟
- ریاست کے بعض لیڈر قومی سطح پر سرگرم دِکھائی دیتے ہیں تو بعض کا اثر و رسوخ محض ریاست تک محدود ہوتا ہے۔ ایسا کیوں؟

آئیے، اس نوعیت کے مسائل کی روشنی میں ہم چند علاقائی پارٹیوں کی مختصر معلومات حاصل کریں۔ بھارت کی چاروں سمت کی ریاستوں میں چند نمائندہ پارٹیوں پر غور و خوض کریں گے۔

بھارت کے مختلف علاقوں میں مختلف زبانیں بولنے والے اور روایات و تہذیب میں تنوع کے حامل افراد رہتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف علاقوں میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان علاقوں کی جغرافیائی شکلوں میں بھی تنوع پایا جاتا ہے۔ آپ نے مہاراشٹر کے مختلف جغرافیائی علاقوں کا مطالعہ کیا ہے۔ مہاراشٹر، مدھیہ پردیش یا کرناٹک کے مقابلے میں تھوڑا الگ ہے۔ اسی طرح خود مہاراشٹر میں بھی جغرافیائی اور تہذیبی تنوّع دِکھائی دیتا ہے۔

ہر شخص میں اپنی زبان اور اپنے علاقے کے تعلق سے اپنائیت کا جذبہ پایا جاتا ہے جو کچھ عرصے کے بعد جذبۂ تفاخر میں تبدیل ہونے لگتا ہے اور اسی جذبے کے بطن سے 'علاقائیت' (علاقہ پرستی) کا جذبہ وجود میں آتا ہے۔ لوگ اپنے علاقے کے مفادات اور ترقی کو فوقیت دینے لگتے ہیں۔ اپنی زبان، اپنے ادب، روایات، سماجی اصلاحات کی تاریخ، تعلیمی و ثقافتی تحریکات وغیرہ کے تعلق سے فخر محسوس کرنے لگتے ہیں اور اس سے لسانی تفاخر طاقتور ہونے لگتا ہے۔ ہمارے علاقے کی ترقی ہو، یہاں کی املاک اور روزگار کے مواقع پر ہمارا حق ہونا چاہیے، اس نظریے کی وجہ سے علاقائی تفاخر میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

اس قسم کا لسانی، علاقائی، تہذیبی اور ان سے متعلق تفاخر منظّم صورت اختیار کرلے تو اس سے علاقہ پرستی کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ اس جذبے کے تحت بعض اوقات آزاد سیاسی پارٹی وجود میں آجاتی ہے تو بعض اوقات مختلف پریشر گروپ اور تحریکیں وجود میں آتی ہیں۔ ان سب کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے اور وہ ہے اپنے علاقے کے مفادات کا تحفظ کرنا۔

علاقائی پارٹی

اپنے علاقے کی انفرادیت کو باعثِ فخر سمجھنا اور اس کی ترقی کے لیے حصولِ اقتدار کے مقابلے میں اُترنے والے سیاسی گروہ کو 'علاقائی پارٹی' کہتے ہیں۔ ان کا اثر اپنے اپنے علاقوں تک محدود ہوتا ہے۔ اس کے باوجود یہ اپنے علاقے میں مؤثر کردار ادا کرتے ہوئے قومی سیاست پر اپنی چھاپ چھوڑ جاتے ہیں۔

علاقائی پارٹیاں علاقائی مسائل کو فوقیت دیتی ہیں۔ اپنے علاقے کو ترقی دینے کے لیے صرف اختیارات حاصل کرنے کی بجائے خود مختاری ضروری معلوم ہوتی ہے۔ علاقائی پارٹی وفاقی (مرکزی) حکومت کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اپنی خودمختاری کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔

علاقائی پارٹیاں اس بات پر زور دیتی ہیں کہ علاقائی مسائل کو علاقائی سطح پر حل کیا جائے۔ اقتدار علاقے ہی کے افراد کے ہاتھوں میں رہے۔ انتظامیہ اور کاروبار میں علاقے کے باشندوں کو اوّلیت دی جائے۔

بھارت میں علاقائی پارٹیوں کی بدلتی ہوئی نوعیت :

آزادی کے بعد سے بھارت میں علاقائی پارٹیوں کا وجود پایا جاتا ہے لیکن ان کی نوعیت اور نقطۂ نظر میں اہم تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔

(۱) ابتدائی دور میں علاقائی تشخص کے زیر اثر علیحدگی پسند تحریک شروع ہوئی۔ آزاد خالصتان، دراوِڑستان جیسے مطالبات کا مقصد وفاقی حکومت سے الگ ہوکر اپنا آزاد ملک بنانا تھا۔ اس ضمن میں پنجاب، تمل ناڈو، جموں اور کشمیر ریاستوں کی علاقائی پارٹیوں کی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔

(۲) علاقائی پارٹیوں کا نقطۂ نظر دھیرے دھیرے تبدیل ہونے لگا۔ آزاد حکومت کی بجائے زیادہ سے زیادہ خودمختاری حاصل کرنے کی کوشش شروع کی گئی۔ یہ علاقائی پارٹیوں کے ارتقا کا دوسرا مرحلہ ہے۔ اس مرحلے کا آغاز تقریباً ۱۹۹۰ء کے بعد ہوا ہے۔

(۳) اب علاقائی پارٹیوں کا موقف یہ ہے کہ اپنے علاقے کی ترقی کے لیے اپنے علاقے کے باشندوں کو ریاستی اور مرکزی اقتدار میں شامل کروایا جائے مثلاً شیوسینا، تیلگو دیشم۔

(۴) شمال مشرقی بھارت میں علاقائی پارٹیوں کی ترقی کا ایک الگ رجحان دِکھائی دے رہا ہے۔ ان علاقوں کی سیاسی پارٹیوں نے علیحدگی پسندی کا مطالبہ ترک کردیا اور خودمختاری کا مطالبہ شروع کردیا ہے۔ شمال مشرقی بھارت کی تمام علاقائی پارٹیاں مرحلہ وار اصل قومی دھارے میں آتی جارہی ہیں۔

مختصراً یوں کہہ سکتے ہیں کہ بھارت میں علاقائی پارٹیوں کا سفر علیحدگی پسندی، خودمختاری اور اصل دھارے میں شامل ہونے کے مرحلوں میں طے ہوا ہے۔ علاوہ ازیں قومی سیاست میں بھی ان کا اثر بڑھ گیا ہے جس کا نتیجہ متحدہ محاذ حکومت ہے۔

بھارت میں کئی علاقائی پارٹیاں ہیں۔ یہاں تمام پارٹیوں کی معلومات حاصل کرنا ممکن نہیں ہے اس لیے ہم بھارت کے مشرق، مغرب، شمال اور جنوب کے علاقوں کی چند نمائندہ پارٹیوں کا تعارف حاصل کریں گے۔

چند اہم علاقائی پارٹیاں ذیل کے مطابق ہیں۔

(۱)

شیوسینا

- مہاراشٹر کی اہم سیاسی پارٹی۔ ۱۹۶۶ء میں قیام۔
- مراٹھی مانوس (مراٹھی بولنے والوں) کے حقوق کا تحفظ۔ مراٹھی زبان کا تحفظ، غیر مہاراشٹریوں کی مخالفت۔
- ۱۹۹۵ء میں بھارتیہ جنتا پارٹی سے اتحاد کرکے شیوسینا سب سے پہلے مہاراشٹر میں اقتدار میں آئی۔ ۲۰۱۴ء کے الیکشن کے بعد مہاراشٹر میں بی جے پی کے ساتھ اقتدار میں شامل ہے۔

(۲)

شرومنی اَکالی دل

پنجاب کی اہم سیاسی پارٹی۔ ۱۹۲۰ء میں قیام۔

مذہبی اور علاقائی تشخص کی نگہداشت کو اوّلیت۔

پنجاب میں کئی برس اقتدار میں۔

(۳)

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس

کشمیر کی اہم علاقائی پارٹی۔
۱۹۳۲ء میں قیام۔

کشمیری عوام کے مفادات کا تحفظ۔
خود مختاری کی برقراری کے لیے کوشاں۔

(۴)

آسام گن پریشد

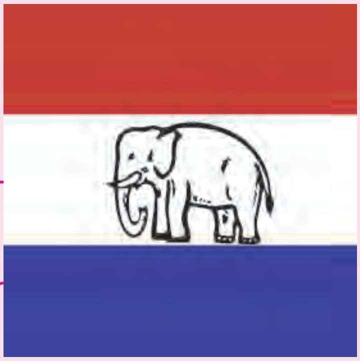

سرکار سے بات چیت کے ذریعے ۱۹۸۵ء
میں آسام معاہدہ۔ ۱۹۸۵ء میں قیام۔

پناہ گزینوں کے مسائل حل کرنا، آسام کی تہذیبی، لسانی اور سماجی
انفرادیت کو برقرار رکھنا۔ معاشی ترقی کے لیے کوشش کرنا۔

پچھلے کئی برسوں سے آسام میں برسرِ اقتدار پارٹی۔

(۵)

دراوِڑمُنیتّر کلگھم

غیر برہمنی تحریک چلانے والی جسٹس پارٹی ۱۹۲۰ء میں دراوِڑ منیتر کلگھم نامی سیاسی پارٹی میں تبدیل ہوگئی۔ ۱۹۴۴ء میں اس کا نام جسٹس پارٹی دراوِڑ کلگھم کر دیا گیا۔ ۱۹۴۹ء میں اس سے ایک گروہ الگ ہوگیا اور اس نے دراوِڑ مُنیتر کلگھم پارٹی قائم کی۔ اس میں سے بھی ایک گروہ نے الگ ہوکر ۱۹۷۲ء میں آل انڈیا انا دراوِڑ کلگھم کے نام سے دوسری پارٹی بنالی۔

تمل تشخص کے تحفظ کے لیے کوشاں۔ مرکز کی متحدہ محاذ (مخلوط) حکومت میں کچھ عرصے تک شامل رہی۔

پارٹی کو تمام سطحوں کے رائے دہندگان کی حمایت حاصل ہے۔ اقتدار میں طویل عرصے تک رہنے کی وجہ سے کئی منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا۔

بھارت کی ہر ریاست میں کئی علاقائی پارٹیاں ہیں جنھوں نے ان ریاستوں کی سیاست کو متاثر کیا۔ اس کی ایک مثال کے طور پر ذیل کی جدول میں مہاراشٹر کی علاقائی پارٹیوں کی دو الیکشن کے تناظر میں کارکردگی پیش کی گئی ہے۔

مہاراشٹر کی علاقائی پارٹیاں (وِدھان سبھا میں نمائندگی)

پارٹی کا نام	کامیاب نشستیں	
	الیکشن سال ۲۰۰۹ء	الیکشن سال ۲۰۱۴ء
شیوسینا	۴۴	۶۳
مہاراشٹر نونرمان سینا	۱۳	۱
شیتکری کامگار پارٹی	۴	۳
بھارتی ریپبلکن پارٹی	۱	۱
بھارپ بہوجن مہاسنگھ	–	–
سماج وادی پارٹی	۴	۱
بہوجن وِکاس آگھاڑی	۲	۳

پارٹی کا نام	کامیاب نشستیں	
	الیکشن سال ۲۰۰۹ء	الیکشن سال ۲۰۱۴ء
راشٹریہ سماج پارٹی	۱	۱
آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین	*	۲
جن سُراجیہ شکتی	۲	–
لوک سنگرام	۱	–
سوابھیمانی پارٹی	۱	–

(* یہ پارٹی ۲۰۰۹ء میں مہاراشٹر میں موجود نہیں تھی)

بتائیے تو بھلا!

بھارت کی تمام ریاستوں میں علاقائی پارٹیاں پائی جاتی ہیں۔ ان تمام پارٹیوں کی معلومات دینا ممکن نہیں ہے۔ بھارت کے نقشے کی مدد سے مزید چند علاقائی پارٹیوں کی معلومات حاصل کیجیے۔

ہم نے اس سبق میں بھارت کی قومی اور علاقائی سطح پر سرگرم سیاسی پارٹیوں کا جائزہ لیا۔ اگلے سبق میں ہم اپنی زندگی میں سیاسی تحریکوں کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

مشق

(۱) (الف) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لیے جب لوگ متحد ہوکر انتخابی عمل میں حصہ لیتے ہیں تب اس تنظیم کو .... کہا جاتا ہے۔

(الف) سرکار (ب) سماج

(ج) سیاسی پارٹی (د) سماجی ادارہ

۲۔ نیشنل کانفرنس پارٹی کا تعلق ریاست .... سے ہے۔

(الف) اوڈیشا (ب) آسام

(ج) بہار (د) جموں اور کشمیر

۳۔ غیر برہمنی تحریک جسٹس پارٹی .... نامی سیاسی پارٹی میں تبدیل ہوگئی۔

(الف) آسام گن پریشد

(ب) شیوسینا

(ج) دراوِڑ مُنیتر کلگھم

(د) جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس

(۲) درج ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ بیان کیجیے۔

۱۔ سیاسی پارٹیاں حکومت اور عوام کے درمیان رابطے کی کڑی کی حیثیت سے کام کرتی ہیں۔

۲۔ سیاسی پارٹی سماجی تنظیم ہی ہوتی ہے۔

۳۔ متحدہ محاذ حکومت سے عدم استحکام پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ ’شرومنی اکالی دل‘ ایک قومی پارٹی ہے۔

(۳) درج ذیل تصورات کو واضح کیجیے۔

۱۔ علاقائیت

۲۔ قومی پارٹی

(۴) درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ سیاسی پارٹیوں کی امتیازی خصوصیات واضح کیجیے۔

۲۔ بھارت میں پارٹی نظام کی نوعیت میں کیا تبدیلی ہوئی ہے؟

سرگرمی

۱۔ آپ کے والدین کا نام جس لوک سبھا کے حلقۂ انتخاب میں شامل ہے اس حلقے کو مہاراشٹر کے نقشے کے خاکے میں دکھایئے۔

۲۔ بھارت کے نقشے کے خاکے میں ان مقامات کو دِکھایئے جہاں اہم سیاسی علاقائی پارٹیوں کا اثر پایا جاتا ہے۔

3ZT28G

۴۔ سماجی اور سیاسی تحریکیں

ایک مقامی اخبار میں شائع شدہ درج ذیل خبر پڑھیے۔

> بچپن کی شادی کے خلاف چلائی جانے والی تحریک کو بڑی کامیابی ملی ہے۔ بچپن کی شادی کا تناسب تقریباً ٪۵۰ گھٹ گیا ہے۔ تحریک میں شامل سماجی خدمت گاروں نے بہت سوچ سمجھ کر کام کیا۔
>
> جہیز مخالف تحریک کے کارکنوں نے بھی ان کی مدد کی۔ اسی طرز پر اب ناقص تغذیہ مخالف مہم چلانے کی ضرورت ہے۔ وجہ یہ ہے کہ غریبی اور ناقص تغذیہ بھی قابلِ توجہ مسائل ہیں۔

- اخبار کی اس خبر میں تحریک کا ذکر کیا گیا ہے۔ کیا آپ اس کا مطلب بتا سکیں گے؟
- اس خبر میں موضوعات الگ الگ دِکھائی دے رہے ہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ تحریک صرف ایک موضوع سے متعلق ہوتی ہے؟
- آپ کے خیال میں کیا تحریک کے لوگ ایک دوسرے کا تعاون کریں تو اس کا زیادہ اثر ہوگا؟

پچھلے سبق میں ہم نے قومی اور علاقائی پارٹیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ سیاسی پارٹیاں اقتدار کے لیے مقابلہ آرائی کرتی ہیں اور الیکشن جیت کر عوام کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ سیاسی پارٹیوں کا نقطۂ نظر سب کو اپنے ساتھ لانے کا ہوتا ہے۔ اس لیے وہ محض کسی ایک مسئلے پر توجہ مبذول نہیں کرسکتیں۔ انھیں عام صفائی ستھرائی سے لے کر خلائی تحقیقات تک تمام اُمور پر قومی نقطۂ نظر سے غور وفکر کرکے فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ سماج کے تمام طبقات کے مسائل کے لیے سیاسی پارٹیوں کا اپنا پروگرام ہونا ضروری ہے۔ کسان، کاریگر، صنعتکار، خواتین، نوجوان طبقہ، بزرگ افراد وغیرہ تمام لوگوں کا خیال رکھتے ہوئے سیاسی پارٹیاں اپنی پالیسیاں طے کرتی ہیں۔

تحریک کیوں؟

سماج کے تمام افراد کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ سیاسی پارٹیوں میں شامل ہوکر عام مفادات کے لیے کام کریں۔ بعض افراد کسی ایک مسئلے پر اپنی توجہ مرکوز کرکے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس مسئلے کے خاتمے کے لیے لوگوں کو منظّم کرکے حکومت پر کسی کام کو کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسلسل سرگرمِ عمل رہ کر اس مسئلے کے تعلق سے عوامی رائے عامہ ہموار کرکے سیاسی پارٹیوں اور حکومت پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ اس اجتماعی عمل کو 'تحریک' کہتے ہیں۔ اجتماعی عمل تحریک کی روح ہوتی ہے۔

جمہوریت میں تحریکوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ تحریک کے ذریعے مختلف عوامی مسائل زیرِ بحث آتے ہیں۔ حکومت کو اس مسئلے پر توجہ دینا پڑتی ہے۔ تحریک کے رہنما اور کارکن حکومت کو مسائل سے متعلق ساری معلومات فراہم کرتے ہیں۔ پالیسی بناتے وقت حکومت کو ان معلومات سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

حکومت کے بعض فیصلوں یا پالیسیوں کی مخالفت کرنے کے لیے بھی تحریک چلائی جاتی ہے۔ مذمت یا مخالفت کرنے کا حق (Right to protest) جمہوریت میں ایک اہم حق ہے لیکن اس کا استعمال انتہائی صبر وتحمل کے ساتھ، حدود میں رہتے ہوئے اور ذمہ دارانہ طریقے سے کیا جانا چاہیے۔

بتائیے تو بھلا!

> پناہ گزینوں کی باز آبادکاری کا کام ٹھیک ڈھنگ سے انجام پائے اور ان کی گزر بسر کے وسائل محفوظ رہیں، اس سلسلے میں ہمارے ملک میں کون سی تحریک فعال ہے؟

تحریک سے کیا مراد ہے؟

- تحریک ایک اجتماعی عمل ہے۔ اس میں کئی لوگوں کی فعال شرکت متوقع ہوتی ہے۔
- تحریک لوگوں کے کسی مخصوص مسئلے کی بنیاد پر بنائی گئی تنظیم ہوتی ہے مثلاً آلودگی کے واحد مسئلے کو لے کر بھی تحریک شروع کی جاسکتی ہے۔
- تحریک کے پیشِ نظر کوئی مخصوص عوامی مفاد یا مسئلہ ہوتا ہے مثلاً رشوت ستانی مخالف تحریک کا مقصد رشوت خوری کو ختم کرنا ہوتا ہے۔
- تحریک کے لیے کوئی قائد ہوتا ہے۔ قیادت کی وجہ سے تحریک فعال رہتی ہے۔ تحریک کے مقصد، پروگرام اور احتجاج کی تیاری کے سلسلے میں فیصلے کیے جاسکتے ہیں۔ مضبوط قیادت ہوتو تحریک نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔
- تحریک ایک تنظیم کی شکل میں ہوتی ہے۔ تنظیم کے بغیر تحریک مسائل کو حل نہیں کرسکتی مثلاً کسانوں کی تحریک کے لیے کسانوں کی تنظیم کام کرتی ہے۔
- کسی بھی تحریک کے لیے عوامی حمایت بہت ضروری ہوتی ہے۔ جس مسئلے کی بنیاد پر تحریک وجود میں آئی ہے، عوام کو وہ مسئلہ اپنا معلوم ہونا چاہیے۔ اس کے لیے تحریک خصوصی پروگرام کے ذریعے عوامی رائے کو ہموار کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

بحث کیجیے۔

کوئی تحریک اگرچہ کسی ایک مسئلے کی یکسوئی کا تعاقب کرتی ہو تب بھی تحریک کے پس پشت فکری وسعت ہوتی ہے مثلاً بچوں کی شادی یا جہیز مخالف تحریک کا جمہوریت، عورتوں کے استحکام، سماجی مساوات جیسی اقدار پر بھروسا ہوتا ہے۔ چند تحریکیں گزرتے زمانے کے ساتھ ساتھ سیاسی پارٹی میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔

بتائیے تو بھلا!

- بھارت کی کس تحریک کے سبب عدالت میں مفادِ عامہ میں داخل عرضی کی بنا پر عدالت کو اس پر فیصلہ دینا پڑا؟
- مہاتما پھلے، مہاتما گاندھی، سنت گاڈگے مہاراج، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے کون سی تحریکیں چلائیں؟

درج ذیل مکالمہ پڑھیے اور اس پر مبنی ایک مضمون لکھیے۔

بحث کیجیے۔

بھارت میں فرزندانِ زمین تحریک (کسی علاقے میں سیکڑوں برسوں سے رہنے والے) کن نکات پر زور دیتی ہے؟

یہ کر کے دیکھیے۔

توہم پرستی کے خاتمے کی تحریک، دریاؤں کی آلودگی کی روک تھام سے متعلق تحریک، قتلِ جنین مخالف تحریک، 'ناٹ اِن مائی نیم' جیسی تحریکوں کے بارے میں اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے تراشوں کا ذخیرہ کیجیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- عام مسائل کا تعلق صرف کسی ایک سماجی شعبے سے نہیں ہوتا بلکہ وہ سماج کے کسی بھی شعبے سے متعلق ہوسکتا ہے۔ سماجی اصلاحات کے لیے ہمارے ملک میں اور خصوصاً مہاراشٹر میں کئی تحریکیں وجود میں آئیں جن کی کوششوں سے جدید سماج کی تعمیر کا آغاز ہوا۔
- ہماری آزادی کی لڑائی بھی ایک سماجی تحریک تھی۔
- سیاسی و معاشی تحریکوں کے ذریعے شہریوں کے حقوق کی نگہداشت، حقِ رائے دہی، کم از کم تنخواہ، معاشی تحفظ جیسے مسائل کے لیے کوشش کی جاتی ہے۔ سودیشی ایک اہم معاشی تحریک ہے۔

بھارت کی اہم تحریکیں

ادی واسی تحریک : آزادی سے قبل کے عہد میں انگریزوں نے ادی واسیوں کے جنگلاتی دولت پر گزر بسر کرنے کے حق پر روک لگا دی تھی۔ اس بنا پر چھوٹا ناگپور میں کولام، اوڈیشا میں گونڈ، مہاراشٹر میں کولی، بھیل، راموشی، بہار میں سنتھال، منڈا

بِرسا مُنڈا

ادی واسیوں نے بڑے پیمانے پر بغاوت کردی۔ اسی وقت سے ادی واسیوں کی جدوجہد جاری ہے۔ بھارت کے ادی واسیوں کے کئی مسائل ہیں۔ ان کا سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ جنگلات پر ان کے حق کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ جنگلات پر ادی واسیوں کے حق کو تسلیم کرنا، جنگلاتی پیداوار کا ذخیرہ کرنے اور جنگل کی زمین میں کھیتی کرنے کا اختیار حاصل کرنا ادی واسیوں کے اہم مطالبات ہیں۔

بھارت کے کسانوں کی تحریک : بھارت کے کسانوں کی تحریک ایک انتہائی اہم تحریک ہے۔ برطانوی حکومت کے نوآبادیاتی عہد میں سرکار کی زراعت مخالف پالیسی کی وجہ سے کسان منظّم ہونے لگے۔ آپ بارڈولی، چمپارن، کھوتی کے مسائل کے تعلق سے کسانوں کی تحریک سے واقف ہوں گے۔ کسان تحریک نے مہاتما پھلے، نیائے مورتی راناڈے اور مہاتما گاندھی کے خیالات سے ترغیب حاصل کی۔

زراعت سے متعلق چند اصلاحات (کل قاعدہ، جو جوتے اس کی زمین وغیرہ) کی وجہ سے کسان تحریک سست پڑ گئی۔ البتہ سبز انقلاب کے بعد کسان تحریک زیادہ فعال اور مؤثر بن گئی۔ زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے اور اناج کے سلسلے میں خودکفیل بننے کے لیے سبز انقلاب لایا گیا لیکن اس سے غریب کسانوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کسانوں میں غریب اور امیر دو طبقے وجود میں آ گئے۔ ان میں بے اطمینانی بڑھ گئی اور کسانوں کا آندولن شروع ہوگیا۔

زرعی پیداوار کی مناسب قیمت دی جائے، زراعت کو صنعت کا درجہ دیا جائے، سوامی ناتھن کمیشن کی سفارشات منظور کی جائیں، قرض معافی، قرض سے آزادی اور زراعت پر قومی پالیسی

کا اعلان کسانوں کی تنظیموں کے اہم مطالبات ہیں۔

شیتکری سنگھٹنا، بھارتی کسان یونین، آل انڈیا کسان سبھا بھارت میں کسانوں کی چند اہم تنظیمیں ہیں۔

یہ کر کے دیکھیے۔

کسانوں اور کھیت مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لیے حکومت نے کون سے منصوبوں پر عمل کیا ہے؟

مزدور تحریک : بھارت میں مزدور تحریک کا پس منظر صنعتکاری ہے۔ بھارت میں اُنیسویں صدی کے نصف آخر میں کپڑے کی مِلیں، ریلوے کمپنیوں جیسی صنعتیں شروع ہوگئی تھیں۔ ۱۸۹۹ء میں ریلوے کے مزدوروں نے اپنے مطالبات منوانے کے لیے ہڑتال کردی۔ لیکن مزدوروں کے مسائل حل کرنے کے لیے ایک بڑی تنظیم ۱۹۲۰ء میں قائم ہوسکی۔ اسے 'آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس' کہا جاتا ہے۔

آزادی کے بعد مزدوروں کی تحریک زیادہ مؤثر ڈھنگ سے کام کرنے لگی۔ ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۰ء کی دہائیوں میں مزدوروں کی تحریک نے کئی آندولن کیے۔ لیکن ۱۹۸۰ء سے مزدور تحریک بکھر گئی۔ پورے بھارت میں مزدوروں کے مسائل نئے سرے سے اُبھر رہے ہیں۔ اس کا سبب عالم کاری کا اثر ہے جو مزدور تحریک پر پڑ رہا ہے۔ بے قاعدہ روزگار، ٹھیکے پر کام کرنے والے مزدور، معاشی عدم تحفظ، مزدور قوانین کا تحفظ نہ ہونا، کام کے لامحدود اوقات، کام کرنے کی جگہ پر عدم تحفظ کا ماحول، مضرِ صحت ماحول وغیرہ آج کی مزدور تحریک کے مسائل ہیں۔

بھارت میں مزدور تحریک کا پس منظر صنعت کاری ہے۔ اُنیسویں صدی کے نصف آخر میں بھارت میں کپڑے کی مِلیں، ریلوے کمپنیوں جیسی صنعتیں شروع ہوگئی تھیں۔

تحریکِ نسواں (خواتین کی تحریک) : آزادی سے قبل کے دور میں ترقی پسند مردوں کی رہنمائی میں بھارت میں عورتوں کی تحریک شروع ہوئی۔ عورتوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کو روکنے، ان کے استحصال پر روک لگانے، عزت و وقار کے ساتھ اُنھیں زندگی گزارنے کا موقع دینے اور عوامی زندگی میں شریک کرنے کے لیے کئی اصلاحی تحریکیں شروع ہوئیں۔ ایشور چندر وِدّیا ساگر، راجا رام موہن رائے، مہاتما جیوتی راؤ پھلے، ساوتری بائی پھلے، مہرشی دھونڈو کیشو کروے، پنڈتا رَما بائی، رَما بائی راناڈے وغیرہ کی رہنمائی میں رسمِ ستی کی مخالفت، بیواؤں کی دوبارہ شادی، عورتوں کی تعلیم، بچپن کی شادی کی مخالفت، عورتوں کو ووٹ دینے کا حق جیسی اصلاحات کی گئیں۔

ساوتری بائی پُھلے

رَما بائی راناڈے

آزادی کے بعد دستورِ ہند میں عورتوں کو ہر معاملے میں مساوی حق دیا گیا۔ لیکن کئی شعبوں میں عورتوں کے ساتھ عملاً مساوی سلوک نہیں کیا جاتا تھا۔ اس دور میں عورتوں کی تحریک کا مقصد آزادیِ نسواں تھا۔ اس وقت عورتوں کی تحریک کا خاص مقصد اُنھیں انسان کی حیثیت سے سماج میں باعزّت مقام دلانا تھا۔ اس کا ایک مقصد عورتوں کی آزادی بھی تھا۔

بھارت میں رشوت ستانی، ذات پات کے نظام، مذہبی کٹرپن جیسے مسائل کے خلاف آندولن جاری ہیں۔ ان آندولنوں

میں خواتین نے بڑے پیمانے پر شرکت کی تھیں۔ اس سے عورتوں کو ان کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کا احساس ہوا۔ اس وجہ سے خواتین کی رہنمائی میں خواتین کی تحریک شروع ہوگئی۔ بھارت میں عورتوں کی تحریک متحدہ نوعیت کی نہیں ہے لیکن عورتوں کی صحت، ان کا سماجی تحفظ، ان کی معاشی خود کفالت اور استحکام جیسے نکات پر مختلف سطحوں پر عورتوں کی تنظیمیں غور وفکر کرتی ہیں۔ عورتوں کی تعلیم اور انھیں انسان کا درجہ اور وقار دیے جانے پر اصرار کا چیلنج خواتین کی موجودہ تحریک کو درپیش ہے۔

ڈاکٹر راجندر سنگھ رانا

'بھارت کے جَل پُرش' کے نام سے پہچانے جانے والے ڈاکٹر راجندر سنگھ رانا نے راجستھان میں ایک بڑا آبی انقلاب لایا ہے۔ راجستھان میں ہزاروں 'پشتے' (دریاؤں پر مٹی کے بند) تعمیر کرنے کی وجہ سے راجندر سنگھ بہت مشہور ہوگئے ہیں۔ سنگھ نے راجستھان کے ریگستان میں دریاؤں کو نئی زندگی عطا کی ہے۔ انھوں نے 'ترون بھارت سنگھ' نامی تنظیم قائم کرکے سیکڑوں گاوؤں میں تقریباً گیارہ ہزار پشتے تعمیر کیے۔ پورے ملک میں پدیاترا کرکے تحفظِ آب، دریاؤں کو دوبارہ زندگی دینے، تحفظِ جنگلات، جنگلی حیوانات کے تحفظ وغیرہ کی مہم چلا رہے ہیں۔ پچھلے ۳۱/ برسوں سے ان کی یہ سماجی تحریک جاری ہے۔ ڈاکٹر راجندر سنگھ کو پانی کا نوبیل انعام سمجھا جانے والے 'اسٹاک ہوم واٹر پرائز' سے نوازا گیا ہے۔

ماحول کا تحفظ

ماحولیاتی تحریک : اس حقیقت سے ہم بخوبی واقف ہیں کہ ماحولیات کی تنزلی آج کے زمانے میں ایک قومی اور بین الاقوامی سطح کا سنگین مسئلہ ہے۔ ماحولیات کی بربادی کو روکنے کے لیے بین الاقوامی سطح پر بھی کئی تحریکیں سرگرمِ عمل ہیں اور اس شعبے میں بین الاقوامی تعاون بھی بڑے پیمانے پر کیا جارہا ہے۔

بھارت میں بھی ماحولیات کے مختلف موضوعات کو ترجیح دیتے ہوئے کئی تحریکیں جاری ہیں۔ حیاتیاتی تنوع کا تحفظ، پانی کے مختلف منبعوں کا تحفظ، جنگلاتی غلاف، دریاؤں کی آلودگی، سبز پٹے کا تحفظ، کیمیائی مادّوں کا استعمال اور ان کے خراب اثرات وغیرہ مسائل کی یکسوئی کے لیے تحریکیں جاری ہیں۔

صارفین کی تحریک : ۱۹۸۶ء میں تحفظِ صارفین قانون وضع کیا گیا۔ اس کے بعد صارفین کی تحریک کا آغاز ہوا۔ اس تحریک کے مقاصد وسیع ہیں۔ سماج کا ہر طبقہ صارف ہوتا ہے۔ نظامِ معیشت میں تبدیلی اور سماجی نظام کے بدلنے کی وجہ سے صارفین متاثر ہوتے ہیں۔ انھیں مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جیسے ملاوٹ، چیزوں کی بڑھائی ہوئی قیمت، وزن اور ناپ میں فریب دہی وغیرہ۔ اس قسم کی دھوکے بازی سے گاہکوں کو محفوظ رکھنے کے لیے صارفین کی تحریک وجود میں آئی۔

تحریک کی وجہ سے عوامی زندگی میں شہریوں کی شرکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ۱۹۸۰ء کے بعد اس تحریک کو 'نئی سماجی تحریک' کہا جانے لگا کیونکہ اس کی نوعیت پچھلی تحریک سے مختلف ہے۔ یہ اب زیادہ مقصد اساس ہوتی جارہی ہے یعنی ایک ایک مقصد کے لیے عوامی آندولن شروع کرنے کی کوشش کی جانے لگی ہے۔

اگلے سبق میں ہم جمہوریت کو درپیش چیلنجز پر غور کریں گے۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ کسانوں کی تحریک کا سب سے اہم مطالبہ............. ہے۔

(الف) جنگل کی زمین پر کاشتکاری کا حق دیا جائے

(ب) زرعی پیداوار کو مناسب قیمت دی جائے

(ج) صارفین کا تحفظ کیا جائے

(د) بند تعمیر کیے جائیں

۲۔ زرعی پیداوار بڑھانے اور اناج کے معاملے میں خود کفیل ہونے کے لیے................لایا گیا۔

(الف) آبی انقلاب

(ب) سبز انقلاب

(ج) صنعتی انقلاب

(د) سفید انقلاب

(۲) نوٹ لکھیے۔

۱۔ ادی واسیوں کی تحریک

۲۔ مزدوروں کی تحریک

(۳) درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ ماحولیات کی تحریک کے کاموں کو واضح کیجیے۔

۲۔ بھارت میں کسانوں کی تحریک کی نوعیت بیان کیجیے۔

۳۔ آزادی سے قبل خواتین کی تحریک کن اصلاحات کے لیے جدوجہد کررہی تھی؟

(۴) درج ذیل بیانات کو وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

۱۔ جمہوریت میں تحریکوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

۲۔ تحریک کے لیے مضبوط قیادت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

۳۔ صارفین کی تحریک وجود میں آئی۔

سرگرمی

۱۔ مختلف سماجی تحریکوں کے آندولن کے بارے میں اخبارات میں شائع شدہ خبروں کے تراشے جمع کیجیے۔

۲۔ آپ کے قرب و جوار میں عوامی مسائل حل کرنے کے لیے کوشش کرنے والی کسی تحریک کے کاموں کی روداد لکھیے۔

۳۔ سبزی یا اناج خریدتے وقت آپ سے وزن میں دھوکے بازی کی گئی ہو تو تحفظِ صارفین قانون کے تحت آپ کس طرح شکایت کریں گے؟ اس کا نمونہ تیار کیجیے۔

412XA4

۵۔ بھارتی جمہوریت کو درپیش چیلنجز

اس سے قبل کہا گیا ہے کہ جمہوریت ایک مسلسل جاری رہنے والا زندہ عمل ہے۔ جمہوریت کو اختیار کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جمہوریت وجود میں آ گئی بلکہ جمہوریت کو قائم کرنے کے لیے شعوری طور پر کوشش کرنا پڑتی ہے اور محتاط رہنا پڑتا ہے۔ جمہوریت کو لاحق خطرات کو بروقت پہچان کر انھیں جمہوری طریقے سے دور کرنا ضروری ہے۔ اس سبق میں ہم بھارتی جمہوریت کو درپیش مشکلات (چیلنجز) کا خصوصی طور پر مطالعہ کریں گے۔ پہلے ہم عالمی سطح پر جمہوریت کو درپیش چیلنجز کا مختصر جائزہ لیں گے۔

- آج ہم دنیا کے ہر ملک کو جمہوری ملک کہتے ہیں لیکن عملاً لوگوں کے حقوق اور آزادی کو برقرار رکھنے اور عوامی فلاح و بہبود کو ترجیح دینے والی جمہوریت بہت کم ملکوں میں پائی جاتی ہے۔ جمہوریت کے سامنے فوجی نظامِ حکومت ایک بڑا خطرہ ہے۔ اس وجہ سے عالمی سطح پر حقیقی جمہوریت کا پھیلاؤ اور ہر ملک میں اس پر انحصار کرنا جمہوریت کو درپیش ایک بڑا چیلنج ہے۔

غیر جمہوری نظام سے جمہوری نظام کی طرف سفر کرنے کے لیے کون سے جمہوری ادارے قائم کرنے پڑیں گے؟

- جن ملکوں میں ہم سمجھتے ہیں کہ جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہیں دراصل وہاں بھی جمہوریت کا استعمال محدود پیمانے پر ہوتا ہے۔ بھارت جیسے دیگر ملکوں میں بھی جمہوریت کا مطلب محض رائے دہی، الیکشن، حکومتی کاروبار، عدالت وغیرہ سمجھا جاتا ہے لیکن یہ سب جمہوریت کا سیاسی روپ ہے۔ اگر جمہوریت کو ایک طرزِ زندگی کی حیثیت دینی ہو تو اسے سماج کے مختلف شعبوں تک پہنچنا چاہیے۔ اس کے لیے تمام سماجی طبقات کی شمولیت، سماجی اداروں کی خود مختاری، شہریوں کا استحکام، انسانی اقدار کا تحفظ وغیرہ جیسے طریقوں کو اختیار کرنا ہوگا۔ حقیقی جمہوریت کے قیام کے لیے مذکورہ تمام کاموں کو انجام دینا ضروری ہے۔

بتائیے تو بھلا!

جمہوریت میں سیاسی پارٹیاں انتخابات میں حصہ لے کر اقتدار حاصل کرتی ہیں لیکن کیا سیاسی پارٹیوں کا داخلی الیکشن ہوتا ہے؟ سیاسی پارٹیوں کو تنظیم کی سطح پر الیکشن کروانا ضروری ہوتا ہے لیکن کیا ایسے الیکشن ہوتے ہیں؟

میرے ذہن میں سوال...

چین نے معاشی اصلاحات اختیار کیں۔ عالمی تجارتی تنظیم کی رکنیت بھی حاصل کر لی لیکن وہاں ایک ہی پارٹی کی بالادستی کیوں ہے؟ کیا چین جمہوری ملک ہے؟

- جمہوریت کی جڑوں کو مزید گہرائی تک لے جانا آج دنیا کے تمام جمہوری ملکوں کے سامنے ایک بڑا چیلنج ہے۔ آزادی، مساوات، بھائی چارہ، انصاف، امن، ترقی اور انسان دوستی کی قدروں کو سماج کی تمام سطحوں تک لے جانا ضروری ہے۔ اس کے لیے درکار وسیع پیمانے پر اتفاق رائے تیار کرنے کا کام بھی جمہوری طریقے سے کرنا ممکن ہے۔ جمہوریت کی جڑوں کو گہرائی تک لے جانے کے لیے یہ اصلاحات بہت ضروری ہیں۔

بھارتی جمہوریت کو درپیش چیلنجز

جمہوریت کو زیادہ بامعنی بنانے کے لیے حکومت نے اقتدار کو لامرکزی بنانے اور عورتوں اور کمزور طبقات کو ریزرویشن دینے کی تدبیر پر عمل کیا لیکن یہاں ایک سوال پر غور کرنا ضروری ہے کہ کیا اس سے صحیح معنوں میں اقتدار شہریوں کے ہاتھ میں آیا؟

فرقہ پرستی اور انتہا پسندی : مذہبی تصادم اور اس سے پیدا ہونے والی انتہا پسندی بھارتی جمہوریت کے سامنے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ سماج میں مذہبی تنازعات بڑھ جانے کی وجہ سے سماجی استقلال کو نقصان پہنچتا ہے۔ انتہا پسندی جیسے واقعات کی وجہ سے جمہوریت میں لوگوں کی شرکت کم ہوجاتی ہے۔

بائیں بازو والے شدت پسند (نکسل وادی) : بھارت کا ایک بہت بڑا مسئلہ نکسل واد ہے۔ بے زمین کسانوں اور ادی واسیوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کو ختم کرنے کے لیے نکسل واد کا آغاز ہوا۔ نکسل واد نے اب جارحانہ روپ اختیار کرلیا ہے۔ اب اس میں کسانوں اور ادی واسیوں کے مسائل کی اہمیت کم ہوگئی ہے۔ اس کی بجائے نکسل وادی گروہ پرتشدد طریقوں سے حکومت کی مخالفت کرنے، پولس کی ٹولیوں پر حملہ کرنے جیسے طریقوں کو استعمال کررہے ہیں۔

بدعنوانی : بھارت میں عوامی شعبوں میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی کا مسئلہ پایا جاتا ہے۔ سیاسی اور انتظامی سطح پر بدعنوانیوں کی وجہ سے سرکار کی کارکردگی کی صلاحیت کم ہوجاتی ہے۔ سرکاری کاموں میں لگنے والے وقت، عوامی سہولیات کا پست معیار، مختلف مالی بدعنوانیوں کی وجہ سے لوگوں میں پورے نظام کے تعلق سے بے اعتباری اور بے اطمینانی کے جذبات پیدا ہوجاتے ہیں۔ انتخابی عمل میں ہونے والی بدعنوانیاں، جعلی رائے دہی (بوگس ووٹنگ)، رائے دہندگان کو رشوت دینے، ووٹ پیٹی اُٹھا لے جانے جیسے واقعات کی وجہ سے انتخابی عمل پر سے لوگوں کا بھروسا ختم ہوسکتا ہے۔

> **آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟**
>
> سیاست میں خاندانی حکومت ہماری جمہوریت کے سامنے ایک بڑا مسئلہ ہے۔ سیاست میں ایک ہی خاندان کی اجارہ داری ہونے سے جمہوریت میں خلا پیدا ہوجاتا ہے۔ عام لوگوں کو عوامی شعبوں میں شرکت کا موقع نہیں ملتا۔

سیاست اور جرائم : سیاسی عمل میں مجرموں کی بڑھتی ہوئی شرکت جمہوری نظام کے لیے ایک سنگین مسئلہ ہے۔ مجرمانہ پس منظر، مجرمانہ نوعیت کے الزام، بدعنوانیوں کے الزام کے حامل افراد کو سیاسی پارٹیاں اپنا اُمیدوار بناتی ہیں۔ اس وجہ سے سیاست میں دولت اور غنڈہ گردی کا زور بڑھتا جارہا ہے۔ الیکشن کے موقع پر تشدد کے استعمال کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔

سماجی مشکلات : مذکورہ بالا مشکلات کے علاوہ جمہوریت کے سامنے چند سماجی مشکلات بھی ہیں۔ بے روزگاری، منشیات کا پھیلاؤ، قحط، وسائل کی غیر مساوی تقسیم، امیروں اور غریبوں کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج، ذات پات پر مبنی سماجی نظام وغیرہ جیسے سماجی مسائل کو حل کرنا ضروری ہے۔

بھارتی جمہوریت کو کامیاب بنانے کے لیے کیا کیا جاسکتا ہے؟

۱۔ جمہوریت میں کثرتِ رائے کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ جمہوری طرزِ حکومت میں اکثریت حاصل کرنے والی پارٹی اقتدار میں آتی ہے۔ پارلیمنٹ میں سارے فیصلے کثرتِ رائے سے کیے جاتے ہیں۔ اکثریتی سماج کی فلاح و بہبود جمہوریت کا مقصد ہوتا ہے۔ کثرتِ رائے کو اہمیت دیتے ہوئے قلّتِ رائے اور اقلیتوں کے ساتھ ناانصافی ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اگرچہ جمہوریت کثرتِ رائے سے چلنے والی سرکار ہوتی ہے پھر بھی قلّتِ رائے کے حامل افراد کو فیصلے کے عمل میں شامل کرنا اور ان کے مفادات کا خیال رکھنا بھی حکومت کا فرض ہے۔ مختصراً یہ کہ جمہوری حکومت میں سب لوگوں کی رائے کو اہمیت دی جانی چاہیے۔ اسی طرح اس امر کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ اکثریت سے بننے والی حکومت محض اکثریتی سماج کی سرکار نہ بن جائے۔ ہمہ مذہبی، ہمہ نسلی، ہمہ لسانی، ہمہ ذاتی اور تمام فرقے کے گروہوں کو جمہوریت میں فیصلے کے عمل میں شریک ہونے کے یکساں مواقع حاصل ہونے چاہئیں۔

۲۔ بھارت کی عدالتیں سیاسی عمل کو زیادہ سے زیادہ شفاف بنانے کے لیے شعوری طور پر کوشش کرتی ہوئی دِکھائی دے

رہی ہیں۔ خاص طور پر سیاست کو جرائم سے محفوظ رکھنے کے لیے عدالتیں مجرموں کو سخت سزائیں دیتی ہیں اور سیاسی عمل میں ان کی شرکت پر پابندی عائد کر رہی ہیں۔

۳۔ بھارت میں جمہوریت کو کامیاب بنانے کے لیے صرف حکومت، انتظامیہ اور عدالتی سطح پر کوشش کرنا کافی نہیں ہے۔ اس کے لیے سماجی اور انفرادی سطح پر ہر فرد کو شعوری طور پر کوشش کرنا چاہیے۔ سرکاری اور انتظامیہ سطح پر 'سروشکشا ابھیان'، 'سوچھ بھارت ابھیان'، 'گرام سمردّھی یوجنا'، 'خود امدادی گروہ کا قیام'، 'مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار اسکیم' جیسی کئی اسکیموں پر عمل کیا جارہا ہے۔ خواتین کی سیاسی نمائندگی بڑھانے کے لیے مقامی حکومتی اداروں میں خواتین کے لیے ۵۰٪ نشستیں محفوظ کی گئی ہیں۔

स्वच्छ भारत
एक कदम स्वच्छता की ओर

۴۔ بھارت میں جمہوریت کو کامیاب بنانا ہو تو تمام سطحوں پر شہریوں کی شرکت میں اضافہ ہونا چاہیے۔ خاص طور پر حکومتی کام کاج کی سطح پر اضافہ ہو تو عوامی پالیسیوں کی نوعیت میں تبدیلی آئے گی۔ بات چیت کے ذریعے وہ پالیسیاں وضع کی جائیں گی۔ اقتدار میں جو لوگ شریک نہیں ہوسکے ہیں ان کے ساتھ تبادلۂ خیالات کرنا جمہوریت کی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔

ہمیں اپنی انفرادی زندگی میں بھی مساوات، آزادی، سماجی انصاف، مذہبی غیر جانبداری جیسی اقدار کا احترام کرنا اور انھیں پروان چڑھانا چاہیے۔ ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اس ملک کا ایک ذمہ دار شہری ہے تبھی جمہوریت کامیاب ہوگی۔

41BTBR

مشق

(۱) (الف) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ جمہوریت میں .... الیکشن میں حصہ لے کر اقتدار میں داخل ہوتی ہیں۔

(الف) سیاسی پارٹیاں (ب) عدالتیں
(ج) سماجی ادارے (د) ان میں سے کوئی نہیں

۲۔ دنیا کے تمام جمہوری ملکوں کو درپیش سب سے بڑا چیلنج یعنی .... ہے۔

(الف) مذہبی تصادم (ب) نکسل وادی کارروائیاں
(ج) جمہوریت کی جڑوں کو اور گہرائی میں لے جانا
(د) غنڈہ گردی کی اہمیت

(۲) درج ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ لکھیے۔

۱۔ جمہوریت کو قائم رکھنے کے لیے مستعد رہنا ضروری ہے۔

۲۔ بائیں بازو کی شدت پسند تحریک میں آج کسانوں اور ادی واسیوں کے مسائل کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔

۳۔ الیکشن میں بدعنوانیوں کی وجہ سے لوگوں کا جمہوری عمل پر سے بھروسا اُٹھ سکتا ہے۔

(۳) نوٹ لکھیے۔

۱۔ بائیں بازو والے شدت پسند ۲۔ بدعنوانی

(۴) درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ بھارت میں جمہوریت کی کامیابی کے لیے کون سے اُمور ضروری ہیں؟

۲۔ سیاست میں مجرمانہ عناصر کے شامل ہونے سے کون سے اثرات ہوتے ہیں؟

۳۔ سیاسی عمل کو شفاف بنانے کون سی کوششیں کی جاتی ہیں؟

سرگرمی

۱۔ بدعنوانی کی روک تھام کے لیے آپ جو تدبیریں پیش کر سکتے ہیں، ان کی فہرست بنائیے۔

۲۔ 'بھارت میں انتہا پسندی' کے مسئلے پر جماعت میں گروہی مباحثے کا اہتمام کیجیے۔

۳۔ 'منشیات سے آزادی' کے موضوع پر ایک نکڑ ناٹک پیش کیجیے۔

سیاسیات کے مطالعے سے...

بھارت کا ہرشہری خواہ وہ گاؤں میں رہتا ہو یا تعلقہ یا شہر میں، اسے ہر روز کئی شہری اور سیاسی مسائل سے مسلسل سابقہ پڑتا رہتا ہے جیسے رہائشی سرٹیفکیٹ ، ذات کا سرٹیفکیٹ، آدھار کارڈ کے لیے کس سے ملاقات کی جائے؟ پانی، عوامی صفائی ستھرائی کے تعلق سے کہاں شکایت کی جائے؟ مکان کے تعلق سے کاغذات کہاں سے حاصل کیے جائیں؟ عوامی سہولیات حاصل کرنے کے لیے کیا کریں؟ ایسے کئی امور کے بارے میں معلومات علمِ شہریت اور سیاسیات کے مطالعے سے سمجھ میں آتی ہیں۔ اس مطالعے سے ہم ایک اچھا شہری بننے اور ملک کے شہری ہونے کے ناطے اپنے حقوق اور فرائض سے واقف ہوتے ہیں۔ بھارت میں اور بھارت کے باہر آپ کو سفر کرنا ہو تو شہری کی حیثیت سے ضروری معلومات آپ کو اس مضمون کے مطالعے سے حاصل ہوگی۔

اسکول کی تعلیم ختم کرنے کے بعد جب آپ مستقبل کی منصوبہ بندی کریں گے اس وقت بھی آپ کو سیاسیات کے مضمون سے مدد ملے گی۔ یونین پبلک سروس کمیشن، مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن اور بینکوں میں بھرتی کے لیے جو امتحانات لیے جاتے ہیں ان کے نصاب میں ہندوستانی حکومت اور سیاست کا مضمون شامل ہے۔ آپ روزگار کے لیے کسی بھی شعبے کا انتخاب کریں، سیاسیات اس کی بنیاد ہوگا۔ اسی طریقے سے بین الاقوامی سیاست، عوامی انتظامیہ (پبلک ایڈمنسٹریشن)، امن و جنگ کے موضوعات کا مطالعہ سیاسیات کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔ اب اس مضمون میں روزگار کے کئی مواقع دستیاب ہیں۔ صرف تدریس اور تحقیق کے شعبے میں نہیں بلکہ اطلاعاتی ٹکنالوجی، پالیسی کا تجزیہ، سیاسی لیڈروں کی صلاح کار تنظیموں میں بھی کافی مواقع میسر ہیں۔

عالم کاری کی وجہ سے ایسے کئی مواقع وجود میں آچکے ہیں جس سے سیاسیات کا عملاً استعمال کیا جاسکتا ہے۔ آج حکومت اور سیاست سے واقف محققین اور ثالثی کرنے والے افراد کی سیاسی پارٹیوں، پریشر گروپ، غیر سرکاری تنظیموں، رضا کار تنظیموں کو ضرورت ہے۔ سیاسی عمل اور نوکر شاہی کی پیچیدگیوں کو سمجھنے والے اور تجزیاتی مہارت کے حامل افراد کے لیے آج کل کافی مواقع میسر ہیں۔

مہاراشٹرراجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

इतिहास व राज्यशास्त्र इ. १० वी (उर्दु माध्यम)

₹ 56.00

स्वच्छ भारत

एक कदम स्वच्छता की ओर